

مُبارکِ آتین

مُحَقِّق مَسَائِلِ جَدِیدہ
مفتی محمد نizam الدین صاحبِ رُفوی

شائع کردہ
مکتبہ طیبہ

۱۳۶ کامیڈیا اسٹریٹ ممبئی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی

مُبَارک (۵) راتیں

مع طریقہ فاتحہ و ایصالِ ثواب

تالیف

محمد نظام الدین رضوی

استاذ مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

ناشر

سنی دعوت اسلامی

مکتبہ طیبہ ۱۲۶، کامیکرا سٹریٹ، ممبئی - ۳

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام :	مبارک راتیں
مصنف :	محقق عمر حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی
طباعت بارخیم :	۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء
صفحات :	۶۴
تعداد اشاعت :	ایک ہزار (۱۰۰۰)
قیمت :	
ناشر :	سنی دعوت اسلامی، ممبئی
باہتمام :	مکتبہ طیبہ ۱۲۶، کاسیکر اسٹریٹ، ممبئی۔ ۳

ماننے کے پتے

- ۱۔ مکتبہ برہان ملت، اشرفیہ مبارکپور، عظیم گڑھ، یوپی (انڈیا)
- ۳۔ نیو سلور بک ایجنسی ۱۴، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی۔ ۳۔
- ۴۔ اقراء بکڈپو، محمد علی روڈ۔ ممبئی۔ ۳۔
- ۵۔ ناز بک ڈپو، بھنڈی بازار، ممبئی۔ ۳۔
- ۲۔ مکتبہ اہل سنت و جماعت، عقب مسجد چوک، حیدرآباد

مضامین کی ایک جھلک

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	شانِ نزول کا دوسرا واقعہ	۴	بہسِ مثال سے اوقات کے فضل و شرف کی وضاحت
۴۲	شانِ نزول تیسرا واقعہ		شبِ معراج ۵ تا ۱۱
۴۳	شبِ قدر کون سی رات ہے؟		مومنوں کی معراج
۴۵	شبِ قدر میں کیا کرے؟		شبِ معراج کی عبادت
	شبِ عید و شبِ بقرہ ۳۶ تا ۳۹		شبِ برات کی خصوصیتیں ۱۶ تا ۲۲
۴۶	فضائلِ عیدین		تقسیمِ امور
۴۷	عیدین کی راتوں کی عبادت	۱۳	نذولِ رحمت و فیضانِ بخشش
	مبارک راتوں میں کیا کرے؟ ۴۰ تا ۴۳	۱۷	اللہ کی رحمت سے محروم رہنے والے
	(۱) شبِ بیداری	۲۵	قبولِ شفاعت
۵۰	تلاوتِ قرآن	۲۷	فضیلتِ عبادت
۵۱	ذرائع، صلوٰۃ النبی		شبِ برات کا غیر مقدم ۲۲ تا ۳۰
۵۲	اذکار و تسبیحات		جرائمِ توبہ اور حقوق کی ادائیگی
۵۳	اسمِ اعظم	۳۲	نذرہ
۵۳	حدودِ شریف		شبِ برات کے آورد و اعمال
۵۳	دعا کا سنون اللہ مقبول طریقہ	۳۶	آتشِ بازی کی بدعت
۵۵	قرآن و حدیث کی دعائیں		شبِ قدر کے فضائل ۳۸ تا ۴۵
۵۹	زیارتِ قبور		سودہ قدر کے شانِ نزول
۶۰	زیارت کا مستحب طریقہ		شانِ نزول کا دلگداز واقعہ
۶۱	دعائے آموات کے لیے غیرات و ناکو	۳۹	
۶۲	ناکو و ایصالِ ثواب کا طریقہ	۳۹	
۶۳	رنگِ نذرہ کا استعمال		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَ السَّاعَاتِ بِبَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ فَهُمَا مَا حَقَّهُ
بِمَزِيدِ الْأَطْفَانِ وَرَفَعَ بَعْضَهُمَا وَرَجَّبَ دَاخِلَهُمَا وَالسَّلَامُ عَلَى حَاصِبِ الشَّفَاعَةِ
وَالْمَعْرَاجِ وَالْقَدِيرِ الْبَرَاءَةِ وَكَوْنِ الْإِلَهِ الْبُزْرَةِ وَصَحْبِهِ نَجُومِ الْهُدَايَةِ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مخلوقات میں سے بعض چیزوں کو بعض پر فضیلت عطا
فرمائی ہے۔ یعنی ان کے اندر ایسی خصوصیات یا ایسی خوبیاں پیدا فرمائی ہیں جن
سے ان چیزوں کی فضیلت و برتری دوسرے پر عیاں اور ظاہر ہوتی ہے۔
فضائے بیضا میں تیرنے والے □ □ ضرور اپنی تباہی کی سبب باری کر رہے
ہیں لیکن آفتاب و ماہتاب کے جلوں کا کیا کہنا۔ یہ ایک محسوس مثال ہے
جس سے ہر عامی و ناخواندہ آفتاب کے کمال و برتری کا قائل ہوتا ہے
مگر بعض ایسی محسوس اشیاء ہیں جن کی برتری کا ہم کو احساس نہیں ہوتا۔ ہر روز
سورج طلوع ہوتا ہے پھر ڈوب جاتا ہے اور ہم نہیں سمجھ پاتے کہ کون سا
دن ایسا ہے جس میں برتری و کمال پایا جاتا ہے کیونکہ وہی روشنی و تابانی
آج بھی ہے جو کل تھی لیکن اہل بصیرت اس بات کو سمجھتے ہیں کہ بعض آیات اللہ
ایسے ہیں کہ جن کی برکتوں اور بے شمار خوبیوں کا احساس صرف خاصانِ خدا
کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض راتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی ظاہری
ستارہ کیوں اور فطرتوں کے پس پردہ آنوار و تمکینات کی بارشیں ہوتی ہیں،

جن میں بندوں کو نوازاجاتا ہے اور رحمتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں انھیں میں سے چند خاص خاص با عظمت راتیں یہ ہیں۔

(۱) شبِ معراج (۲) شبِ برات (۳) شبِ قدر

(۴) شبِ عید (۵) شبِ بقرعہ

شبِ معراج

یہ رجب کی ستائیسویں رات ہے اس رات میں سید الانبیاء و المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا کے پاک کا وہ قرب خاص حاصل ہوا جو کسی نبی، رسول اور فرشتہ مقرب کو بھی حاصل نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی بارگاہِ خاص میں بڑے ہی اعزاز کے ساتھ بلایا، ہم کلامی کا شرف بخشا، اپنے دیدار سے نوازا، اور آپ کی امت کے لئے نماز جیسی پاکیزہ و بزرگ عبادت کا تحفہ عطا کیا۔ قرآن حکیم میں واقعہ معراج کی منظر کشی یوں کی گئی ہے۔

پاک ہے اُسے جو اپنے بندے و مرسلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے حجرِ دارِ اہم نے (یعنی دونوں) برکت دے رکھی ہے کہ اسے ہم رملکتِ سموات و ارض کی اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

سُبْحَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
يَلَا مِنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى
الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا
حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا
(س بنی اسرائیل ۱۷-۱۸)

ثُمَّ دَنَا تَدْنًا ۖ فَكَانَ قَابَ
قَوْسَيْنِ ۖ أَوْ أَدْنَىٰ ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ
عِبْدِهِ ۖ مَا أُوحِيَ ۖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَأَىٰ ۖ أَفْتَحَرُّ دَنَّهُ عَصَىٰ
مَا يَرَىٰ ۖ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً
أُخْرَىٰ ۖ

پھر وہ جلوہ حق (اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم) کے قریب ہوا، پھر خوب آتر آیا (یعنی
اور زیادہ قریب ہو گیا)، تو اس جلوے اور اس
محبوب میں دو ہاتھ بٹکا، اس سے بھی کم فاصلہ نہ گیا۔
اب (اللہ تعالیٰ نے) اپنے بندے کو بلا واسطہ
وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی۔ دل نے نہ جھٹلایا

جو (آنکھ نے) دیکھا تو اسے مشرک کہا، کیا تم ان سے
(س النجم ۵۲ - آیہ ۸ - ۱۳)

ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو؟ (اور واقعات معراج کا انکار

کرتے ہو) اور انہوں نے تو وہ جلوہ حق دوبار دیکھا۔

مَا نَرَا عِزَّ الْبَصَرِ وَمَا طَعْنَىٰ ۖ لَقَدْ
رَأَىٰ مِنْ لَدُنِّ رَبِّهِ ۖ أَلَمْ يَرَوْهُ
(س النجم ۵۲ - آیہ ۱۷ - ۱۸)

(خدا کے پاک کی دید سے اس کے حبیب کی)
آنکھ نہ کسی طرف پھری (نہ اسے بڑھی بیشک
آپنے اپنے رب کے برابر ملک و ملکوت کی
بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شبِ معراج کے خصائصِ نعم کا تذکرہ کرتے
ہوئے بیان فرمایا۔

فَأَوْحَىٰ (اللَّهُ) إِلَىٰ مَا أُوحِيَ ۖ
فَقَرَّحْنِ عَلَىٰ عَشْمَيْنِ صَلَاةً فِي
كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ ۖ

اللہ تعالیٰ نے (بلا واسطہ) مجھے وحی
فرمائی جو کچھ بھی وحی فرمائی اور مجھ پر
ایک دن رات میں پچاس وقت کی نمازیں
فرض کیا۔

(رواہ مسلم ص ۱۷۹)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گزارش پر آپ نے بارگاہ الہی میں
تو تہ نمازوں میں کمی کی درخواست کی اور ہر دفعہ پانچ وقت کی نماز کم ہوتی
رہی یہاں تک کہ پانچ وقت کی باقی رہ گئی۔

قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّمَنْ تَحْسَنُ صَلَاتِهِ كُلَّ يَوْمٍ ذَلِيلٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، فَذَلِكَ تَحْسُونُ صَلَاتَهُ۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے محبوب برابر
درج کئے گئے، یہ دن رات میں پانچ نمازیں
ہیں لیکن ہر نماز پر دس وقت کی نماز کا ثواب
میلے گا تو یہ پانچ وقت کی نمازیں ثواب

میں پچاس وقت کی نمازوں کے برابر ہیں۔ (رواہ مسلم) (۱)

مومنوں کی معراج | خدائے پاک نے شبِ معراج میں خاص طور پر یہی
نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا کہ یہ اشارہ فرمایا ہے کہ

دیدارِ الہی و قربِ خداوندی تو رسول کی معراج ہے اور نمازوں کے ذریعہ
اس پاک مولیٰ سے راز و نیاز مومنوں کی معراج ہے اسی لئے نماز کی ادائیگی
میں شروع و ختم کا یہ حکم دیا گیا:

أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَيَا نَفْسَكَ
تَمِشْ فِي عِبَادَتِهِ يَوْمَ كَذَبْتَهُ، أَوْ كَذَبْتَ فِي عِبَادَتِهِ يَوْمَ كَذَبْتَهُ۔
تم اللہ کی عبادت یوں کر کرو جیسے اسے
دیکھ رہے ہو، اور اگر تیرا یہ حال نہ ہو کہ جیسے
اسے دیکھ رہے ہو تو دمِ اکرم! اس ختم و شروع کے

ساتھ عبادت کرو کہ وہ موجود رہتی یقیناً تم کو
دیکھ رہا ہے۔ (رواہ مسلم) (۲)

(۱) مسلم شریف ص ۹۱، کتاب الایمان باب الاسرار

(۲) مشکوٰۃ شریف ص ۱۱ بحوالہ مسلم شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

أَتَبَابُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ
زِيَادَةً قَرِيبًا تَوَكُّدًا تَوَكُّدًا
فِيهِ -

(رواہ مسلم) رشکوۃ شریف ص ۳۳۰ بحوالہ مسلم شریف

یہاں سے معلوم ہوا کہ شبِ معراج حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لئے بھی معراج کی رات ہے، اور آپ کی امت کے لئے بھی معراج کی رات ہے
مجدد اسلام حضرت مولانا شاہ اسماعیل رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں :

• رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی چیز سے شرف نہ پایا، بلکہ جو چیز
حضور کی طرف منسوب ہو گئی اسے شرف مل گیا۔ اللہ عز و جل فیضانِ فضل
اشیاء کو بھی اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے تاکہ ان
اشیاء کو فضل حاصل ہو لہذا ولادتِ اقدس ماہ ربیع الاول شریف میں
ہوئی نہ ماہِ مبارک رمضان میں۔ اور روزِ جانِ افروزِ دو شنبہ کو ہوئی نہ
روزِ مبارک جمعہ (دیں) اور مکانِ بولدِ اقدس میں ہوئی نہ کعبہ معظمہ میں
(کہ یہ ماہ و دن، مکان بھی اشرف و افضل ہو جائیں) (۱)

تو جس رات کو یہ شرف حاصل ہو کہ اس میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی معراج ہوئی ہو، اس میں قداے پاک نے اپنے محبوب کو خالص نعم سے نوازا ہو، اپنے دیدار کی نعمت کی بے شمار سے سرفراز کیا ہو وہ رات کتنی افضل و بزرگ ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

شب معراج کی عبادت نماز۔ رات میں جاگ کر دو، دو یا چار چار رکعت کی نیت سے نفل نمازیں پڑھے،

ایک بار صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھے (اس نماز کا ذکر صفحہ ۵۷ پر ہے) اور خاص طور پر یہ بارہ رکعت نماز ضرور پڑھ لے جس کی حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے۔ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو تئیس سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ جس نے اس رات میں بارہ رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر قرآن حکیم کی کوئی سورہ پڑھے اور دو رکعت پر تشہد (التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ أَفْرَتُك) پڑھ کر (بعد درود) سلام پھیرے اور بارہ رکعتیں پڑھنے کے بعد تئیس مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ پھر تئیس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ اور تئیس مرتبہ رُوِّتِیْ رَزْزَہ پڑھے تو دنیا و آخرت کے امور کے متعلق جو کچھ چاہے دعا کرے اور صبح میں رزہ رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے گا مگر یہ کہ وہ کسی گناہ کی دعا کرے (تو یہ دعا مقبول نہ ہوگی) (۱)

یہ حدیث ضعیف ہے لیکن فقہائے اعمال کے باب میں حدیث ضعیف بھی مقبول ہوتی ہے۔

۱۲) دُعَاء :- ہر نماز کے بعد دعا کرے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھے جو صفحہ ۵۹ تا صفحہ ۵۹ پر لکھی ہوئی ہیں۔ دعا سے پہلے اور دعا کے بعد درود شریف ضرور پڑھے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ راتوں میں کوئی دعا نہ پڑھے کی جاتی۔ رجب کی پہلی رات، شبان کی ٹیندر ہوئی رات، جمعہ کی رات، عید کی رات اور بقرہ عید کی رات (مکاشفۃ القلوب عربی ص ۲۴۹ بحوالہ دہلی)

شبِ معراج ماہِ رجب کی تمام راتوں سے افضل و بزرگ ہے تو اس رات میں بدرجہ اولیٰ کوئی دعا نہ پڑھوگی۔ اِنْ شَاءَ اللہ تَعَالٰی۔

۱۳) روزِ شاک :- ۲۷ رجب کو دن میں روزہ رکھے بہتر یہ ہے کہ ۲۶ رجب کو بھی روزہ سے رہے اور ممکن ہو تو یومِ معراج کے روزے کے ساتھ چود گزہ روزے اسی ماہ میں اور رکھے۔

• ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رجب وہ پُر عظمت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کا ثواب کسی گنا زیادہ

مافی ابویارمن الاخبار علی ہاشم ابویارمن ص ۲۰۳ بحوالہ فضائل الایام والالیالی فی موسی المدنی۔ اثبت ہدفہ۔ مترجم ص ۱۸۵ بحوالہ حافظ ابن جریر کی روایت ہے۔

دیتا ہے۔ جس نے اس ماہ میں ایک دن کا روزہ رکھا تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے اور جس نے اس ماہ میں سات دن کے روزے رکھے تو اس پر دوسرے کے سات دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جس نے اس ماہ میں آٹھ دن روزے رکھے اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس ماہ میں دس دن کے روزے رکھنے والا اللہ سے جو مانگے گا وہ اسے عطا کرے گا، اور جو اس ماہ میں پندرہ روزے رکھے تو آسمانی ستادی آواز دیتا ہے اے روزہ دار تیرے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب نیک عمل شروع کر دو، جو زیادہ اچھے عمل کرے گا اسے زیادہ ثواب دیا جائے گا (۱)۔ یہ حدیث حکماء فروع ہے اُم المؤمنین نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سن کر ہی یہ فضائل بیان کئے ہیں۔ اور امام بیہقی نے اس کا مفعول ہونا جو منکر کہا ہے وہ ان کی اپنی سند کے لحاظ سے ہے۔

• حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے وہ اس کا پانی، دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جو رجب میں کیکن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے سیراب فرمائے گا۔ (۲)

(۱) حاشیہ بالستہ مقرب ص ۱۱۷، ۱۱۸ بحوالہ شعب الایمان بیہقی۔

(۲) فتاویٰ التامیحین ص ۱۷۸ بحوالہ شعب الایمان بیہقی۔

شبِ برات

گھر آیا ابرِ رحمت ہر طرف سے بااگر دوں پر
سروں پر سایہ لطفِ خدا کا وقت آیا ہے

اس رات کے چار نام ہیں :

لیلة الرحمة یا شبِ رحمت

لیلة مُبارکة یا شبِ مبارک

لیلة الصلٰت یا شبِ پروانہٴ نجات (۱)

لیلة البراءة یا شبِ برات

اس رات میں چونکہ بے شمار برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اس لئے اس کو شبِ مبارک، اور شبِ رحمت، کے نام سے موسوم کیا گیا۔ برادۂ کامنی بری ہونا، رہا ہونا اور نجات پانا ہے اور صبح کا معنی پروانہ ہے چونکہ اس رات میں خدا نے غفور و رحیم بندوں کو جہنم سے بری کر کے نجات کا پروانہ دیدیا ہے اس لئے اسے شبِ برات اور شبِ پروانہٴ نجات کہا جاتا ہے۔

یہ وہ باعظمت رات ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بے انتہا خوبیوں اور برکتوں کا جامع بنایا ہے اور بہت سے خاصائص و امتیازات سے شرف بخشا ہے۔ اس کے پانچ اہم خاصائص تفسیر کشان اور فتوحات البیہ میں یہ بتائے گئے۔

تقسیم امور، نزولِ رحمت، نفعانِ بخشش، قبولِ شفاعت،
تفصیلِ عبادت (۱)

یہ فضائل کس قدر اہم ہیں اور ان کے باعث شبِ برأت کا فضل و شرف
کتنی عظیم ہے اس کا اندازہ ذیل کی تشریح سے ہو گا۔

تقسیم امور | اس رات میں سال بھر میں ہونے والے تمام امور کا نجات
عروج و زوال، ادا بار و اقبال، استع و شکست، فراخی و تنگی

موت و حیات اور کارخانہ قدرت کے دوسرے شبہات کی فہرست مرتب
کی جاتی ہے اور انتظام کار فرشتوں کو الگ الگ ان کے کاموں کی ڈیوٹی تقسیم
کر دی جاتی ہے۔ ارشادِ باری ہے :

حَسْمٌ ۚ وَ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝
إِنَّا أَسْرَرْنَا فِي لَيْلَةٍ مَّبْرُكَةٍ
إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ۝ فِيهَا يُفْرَقُ
كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝ أَمْرًا قَدَرًا
عِنْدَ قَاۤءٍ (۲)

قسم اس روشن کتاب (قرآن پاک) کی،
بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں
انکار، بیشک ہم اپنے مخاب کا ڈر سنا رہے
ہیں، اس میں ہر حکمت والا کام ہمارے پاس
کے حکمِ رفا میں سے بانٹ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کام لٹنے کا مطلب یہ بیان کیا کہ
سال بھر میں جو کچھ ہو گا وہ سب لوح محفوظ سے لکھ دیا جاتا ہے، اذنِ موت

(۱) الفتوحات الإلهیة معروفة بجل منتلج م والکشاف من حقائق فتوحات

(۲) سورۃ حکیم سورۃ دخان ۴۳ - آیت ۱ تا ۵

حیات، بایش رہاں تک کہ یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے فلاں فلاں حج کرے گا۔^(۱)
 حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مفسرین کرام کے ایک گروہ کا موقف
 یہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں۔ یٰلٰہُ مَبَارَکُ۔ یا۔ برکت والی رات۔ سے مراد شعبان کی
 پندرہویں شب، شب بارات ہے۔^(۲) اور اسی رات میں یہ سب کام انجام
 پاتے ہیں جیسا کہ احادیث نبویہ اس کی شاہد ہیں۔

● ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
 حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم مانتی ہو کہ شعبان کی پندرہویں
 رات میں کیا ہوتا ہے؟ (یعنی کیسے اہم، بابرکت اور نادر امور انجام پاتے ہیں؟)
 انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ارشاد فرمائیے کیا ہوتا ہے، تو آپ نے فرمایا۔
 فِيهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ
 بَنِي اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا
 اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِي اٰدَمَ
 فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تَرْتَفَعُ اَعْمَالُ
 وَفِيْهَا تُزَلُّ اَرْثَاقُهُمْ۔
 اس رات میں انسان کا ہر بچہ جو اس سال
 پیدا ہوگا لکھ دیا جاتا ہے، (یعنی آدمی اس
 سال وفات پر نہیں آئے گا) اور لوگوں کے اعمال
 جا آتے ہیں، اور لوگوں کے سارے اعمال
 (نیک و بد) پیش کئے جاتے ہیں، اور ان
 کی روزیاں بھی (آمدنی و کھدائی) جاتی ہیں۔
 (۳)

(۱) التذکرۃ المشرفی التفسیر بالماثور، ص ۲۰۵، ج ۱، بیروت

(۲) الفتوحات الاشییہ ص ۳۹۹

(۳) مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۵، باب قیام شہر رمضان فضل و جودہ، مکتبہ کبیر للبیعتی

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک
 مدتِ حیات کا قسم ہونا لکھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی شادی کرتا ہے اس کے
 یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مرنے والوں میں لکھ چکا ہوتا ہے۔ (۱)
 • حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں
 کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پورے شعبان میں روزہ رکھتے بہانگ
 کہ اسے رمضان المبارک سے ملا دیتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ماہِ
 شعبان کے روزے آپ کو دوسرے مہینوں کے بہ نسبت زیادہ محبوب و پسندیدہ
 ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔

ہاں اے عائشہ! جو بھی سال بھر میں فوت ہوتا ہے	نَعَمْ، يَا عَائِشَةُ، إِنَّهُ كَيْتُ
اس کا وقت (روزانہ) شعبان ہی کے مہینے میں	نَفْسٌ تَمُوتُ فِي سَنَةٍ إِلَّا
لکھ دیا جاتا ہے تو یہ بات مجھے محبوب ہے کہ میرے	كَيْتٌ أَجْلُهُ فِي شَعْبَانَ فَأُجِبْتُ
وصال کا وقت اس حال میں لکھا جائے کہ میں	أَنْ يَكْتُبَ أَجَلِي وَأَنَا فِي عِبَادَةٍ
اپنے رب کی عبادت اور نیک کام میں مشغول رہوں	رَبِّي دَعَمِلَ صَالِحٌ وَلَفْظَانِ الْجَلِيلِ
ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے عائشہ!	يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ يَكْتُبُ يَوْمَ تَلِدُ
اسی مہینے میں تمکال موت فوت ہونے والوں کے	الْمَوْتِ مَنْ يُقْبَضُ فَأُجِبْتُ أَنْ
نام لکھ لیتے ہیں تو مجھے پسند ہے کہ میرا نام روزانہ کی حالت	لَا يَنْسَخُ إِسْمِي إِلَّا وَأَنَا حَيًّا
میں لکھا جائے۔	(۲)

(۱) الحدائق المنيرة ص ۲۶ بحوالہ ابن ماجہ و بیہقی و دیلمی۔

(۲) الحدائق المنيرة ص ۲۶ بحوالہ خطیب و ابن النجار۔

• حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا چار راتوں میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے (انہیں میں سے ایک رات) شبان کی پندرہویں شب رہے، اس رات میں رفات کے اوقات، روزیاں اور سج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (۱)

• حضرت عطار بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو فرشتہ موت کو ایک فہرست دے کر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس میں جس جس کا نام درج ہے اس کی روح قبض کر دو تو بندہ بستر بچھا کر ہے، شادی کرتا ہے، گھر بنا کر ہے اور اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا ہوتا ہے۔ (۲)

• حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت کریمہ میں وارد ملک والاکا بائٹے کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ شبان کی پندرہویں صبح سال بھر کے کاموں کا پختہ فیصلہ کر دیا جاتا ہے، زندہ رہنے والوں اور سج کرنے والوں کو بھی حکم دیا جاتا ہے پھر ان نامزد لوگوں میں کسی کو کم یا زیادہ نہیں کیا جاتا۔ (۳)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ وہ نورانی رات جس کو فرقان حکیم میں کَلَمَةُ مُبَارَكَةٍ، یا شب مبارک، کہا گیا ہے یا وہ رات جس میں نظام نامہ کائنات کی تقسیم ہوتی ہے وہ ہم گنہگاروں کی رہائی و بخشش کے کی رات، شبِ برات،

(۱) الدر المنثور ص ۶۲۶ بحوالہ خطیب سرور اہل سنت۔

(۲) الدر المنثور ص ۶۲۶ بحوالہ ابن ابی الدنیا۔

(۳) الدر المنثور ص ۶۲۶ بحوالہ ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی العاصم۔

اسی حدیث کی دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔

أَلَمْ يَأْتِ بِمَنْعَةٍ (۱) ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار نے یہ بھی تسلیم کیا :

فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ إِلَّا أُعْطِيَ، إِلَّا
نَايِبَةً يُفَرِّجُهَا أَوْ مُشْرِكَةً
ہے سوائے زنا کا عورت یا مشرک کے ذکر

(۱۲) عہدہ رہتے ہیں۔ (۱)

حدیث پاک میں فجر نمودار ہونے سے مراد سحری فتم ہونے کا وقت ہے۔
یہ ایک مسلمان کے لئے اس کی خوش نصیبی کی معراج ہے کہ خود اس کا نفس اور
مالک اس سے راضی ہو کر یہ مانے کہ تم جو کچھ مانگو میں سب عطا کروں گا۔
کٹاؤہ دست کم گروہ بے نیاز کرے
تیا زمند زکیوں اس ادا پہ ناز کرے

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ اپنی باری کے
روز ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا، ناگاہ دیکھا کہ
وہ درینہ طیبہ کے قبرستان (بقیع میں موجود ہیں) سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا، کیا تمہیں اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول تمہارے ساتھ بدل نہ کریں گے؟

(۱) البدل المنثور ص ۲۱ بحوالہ شعب الایمان بیہقی

(۲) البدل المنثور ص ۲۱ بحوالہ بیہقی شریف۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات نہیں مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ اپنی بعض اذواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ تو سرکار نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ
النُّصُبِ مِنْ شُعْبَانَ إِلَى التَّمَاوِ
الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَأَكْثَرِ مَنْ عَدَدِ
شَعْرِ عَتَمٍ كُلِّبٍ (۱)

یشک اللہ عزوجل شبان کی پندرہویں رات
میں آسمان دنیا کی طرف تبارک تعالیٰ رحمت کا نازل
فرماتا ہے تو بقدر کعب کی بکریوں کے بال سے
بھی زیادہ بندوں کو بخش دیتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ عائشہ! اگر چہ آج کی شب تیری باری کی سہے لیکن چونکہ
اس مقدس رات کا ایک ایک لمحہ خیرات و برکات اور قبولیات و عبادت کے نزول
کا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ اپنی امت کے لئے بخشش کی دعا کروں۔

• حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم (نفل) نماز پڑھنے لگے تو سجدہ اتنا دیر کیا کہ مجھے یشبہ ہوا کہ
آپ کی روح قبض کر لی گئی میں نے جب یہ حال دیکھا تو جا کر آپ کے انگلیٹے
کو ہلایا وہ ہلاتوئیں لوٹ آئی، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے
فارغ ہوئے تو فرمایا اے عائشہ! یا فرمایا اے خیراء! کیا تجھے یہ خدشہ ہوا کہ
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رتیری باری میں تیرے ساتھ وفادارانہ سلوک نہ کریں گے؟
میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم ایسا نہیں۔ ہاں آپ کے دیر تک سجدے
میں پڑے رہنے کی وجہ سے میں یہ سمجھنے لگی تھی کہ آپ اللہ کو بیارہے ہو گئے۔

(۱) سنن ابن ماجہ ص ۱۸۸ باب ما جاء فی ليلة النصب من شعبان۔ سنن ترمذی

ص ۱۸۸ باب الصوم۔ وروی عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فَقَالَ أَتَدْرِيْنَ أَفَى لَيْلَةٍ هَذِهِ؟
 قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
 هَذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
 إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُطْلَعُ عَلَى عَبْدِهِ
 فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ
 لِلْمُسْتَغْفِرِينَ، وَيَرْحَمُ الْمُسْتَزِحِّينَ
 وَيُؤَخِّرُ أَهْلَ الْبُقْعَةِ كَمَا هُمْ ۱۱

دلوں کو اپنی رحمت سے آواز دے رکھا ہے جیسے وہ لوگ (اشرے دور)

ہیں۔ امام بیہقی نے فرمایا یہ حدیث مرسل حنیفہ۔

● بیہقی شریف کی ایک روایت کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ”اپنے جانے، وہاں سے آنے، پھر خواجگاہ میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہیکلام ہونے کا ایک تفصیلی واقعہ ذکر کیا ہے جس میں سرکار نے آپ کو خطاب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

يٰۤاَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَقَالَ: هَذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ
 مِنْ شَعْبَانَ وَبَلِّغْ نِيحًا عَقَادًا
 مِنَ النَّارِ بِعَذَابِ شَعْوَرٍ خَمِيرٍ كَلْبٍ۔
 بلکہ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے
 اور فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے
 اللہ تعالیٰ اس رات میں تیز کلب کی بجلیوں
 کے ہالوں کی گشت کی مانند نازرانوں کو جہنم سے

لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلَا
إِلَى مُشَاجِرٍ وَلَا إِلَى قَاطِعٍ رَحِمٍ -
وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ، وَلَا إِلَى عَائِلٍ وَلَا لَدِيدٍ
وَلَا إِلَى مُدْمِنٍ خَمْرٍ -

آزاد کر دیتا ہے دیکھیں، شرک، گنہگار، باجی
جو معاہدہ اہست سے خارج ہو، رشتہ کاٹنے
والے، کپڑا ٹھیک کر چھیننے والے، ماں باپ کے
افران اور شراب کے عادی کی طرف اس لذت میں
بھن بھنواہ رحمت نہیں فرماتا۔

(۱۱)

یہی شریف میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے مگر یہ ضعیف ایک
خاص سند کے لحاظ سے ہے ورنہ متن اور طریق سند کے متعدد ہونے کی وجہ
سے درجہ حسن میں ہے جس پر عمل مشروئے ہے۔

عرب میں سب سے زیادہ بکریاں قبیلہ کلب میں پائی جاتی تھیں، ان
ہے کہ بکریوں کی تعداد جہاں زیادہ ہوگی وہاں ان کے بالوں کی تعداد بھی بہت
زیادہ ہوگی، احادیث کبریٰ میں بکریوں کے بالوں کا ذکر حصہ کے لئے نہیں بلکہ
مفصل کثرت بیان کرنے کے لئے ہے تو مطلب یہ ہوا کہ خدائے پاک شب بارات
میں یہ شمار لوگوں کو بخش دیتا ہے اور انھیں جہنم سے آزاد کر کے جنت کا حقدار
بنادیتا ہے۔

• حضرت ابو بکر صدیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت عبداللہ بن عمر
بن عاص اور حضرت معاذ بن جہش رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَیَطْلَعُ فِی لَیْلَةِ النُّصُفِ
 مِنْ شَعْبَانَ فِیَغْفِرُ لِمَنْ خَلَقَهُ
 إِلَّا الْمُشْرِکِیْنَ أَوْ مُتَنَبِّحِیْنَ - فِ
 رَدَّیَۃِ أَوْفِی قَلْبِهِ شَعْنًا وَفِ
 رَدَّیَۃِ أَحْمَدَ إِلَّا اثْنِیْنِ مُشَاحِنِ
 وَقَاتِلِ نَفْسِیْ -

بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات
 میں بجلی رحمت (دنیا والوں پر) نازل کرتا ہے
 تو اپنی ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے لیکن مشرک
 یا کفر رکھنے والے کو نہیں بخشتا، یہی حق کی روایت
 میں ہے کہ جس کے دل میں عداوت یا جذبہ استقامت
 ہو نہیں بخشا جاتا ۱۱۱، احمد کی روایت میں ہے کہ

دو شخصوں کی بخشش نہیں ہوتی بہر حق جو جماعت اہل سنت سے خارج ہو

اور جس نے کسی کو (نافی) قتل کر دیا ہو - (۱)

• حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق
 پر رحم و رحمت فرماتا ہے تو ایمان والوں کو بخش دیتا ہے اور کافروں کو مہلت
 دیتا ہے، اور کینہ والوں کو ان کے کینے کی وجہ سے چھوڑے رہتا ہے یہاں تک
 کہ وہ کینہ چھوڑ دیں - (۲)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام شعبان کی پندرہویں رات میں

(۱) سنن ابن ماجہ ص ۱۰۱ باب مذکور، مسند امام احمد ص ۱۰۶ ج ۲

بیہقی شریف — مشکوٰۃ شریف مشرقیام رمضان فصل ۳ - دہلوی و صحیح ابن حبان

(۲) مؤلفین ص ۲۰۸ بحوالہ بیہقی شریف -

تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا اے صاحب مدح کثیر! اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائیے، میں نے پوچھا یہ کون سی رات ہے؟ فرمایا یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور کافروں، مشرکوں کے علاوہ سب کو بخش دیتا ہے مگر یہ کہ وہ جا دو گر ہو، یا کافروں (آئمہ) کی باتیں نکل چکے ہوں بتانے والا، یا بتانے کا دعویدار ہو، یا شرب کا عادی ہو، یا سود کا عادی ہو، یا زنا کا عادی ہو کہ ان مجرموں کی اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے پہلے بخشش نہیں ہوتی۔ پھر جب رات کا چوتھا حصہ ہو تو جبریل علیہ السلام اترے اور عرض کیا۔ اے صاحب مدح عظیم! اپنا سر اٹھائیے، سرکار نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا کہ جنت کے سب دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ پہلے دروازے پر ایک فرشتہ خدا سے رہا ہے کہ اس رات میں رکوع کرنے والوں کو بشارت ہو، دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں سجدہ کرنے والوں کے لئے بشارت ہو، تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں دعا کرنے والوں کیلئے بھلائی ہو، چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں ذکر کرنے والوں کو مبارک ہو، پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں خدائے ڈر کی وجہ سے رونے والوں کو مبارک ہو، چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں تمام مسلمانوں پر خدا کی رحمت ہو، ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی کچھ مانگنے والا کہ اسے من مانگی مراد دی جائے، اور آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دیا جائے۔ میں نے پوچھا اے جبریل! یہ دروازے کب تک

کھلے رہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا شروع رات سے فجر کے نمودار ہونے تک پھر فرمایا اے حمد والے! اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ (۱)

• حضرت نوفل بکالی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی شعبان کی پندہ ہوئی رات میں اکثر باہر آیا کرتے تھے، ایک مرتبہ اسی رات میں باہر آئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اسی پندہ ہوئی رات میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جس نے دعا کی اس کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی، اور جس نے بخشش کی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا بشرطیکہ دعا کرنے والا غفار یعنی ناجائز معمول دھچکی، انکم نیکیس، ہانڈ نیکیس وغیرہ) لینے والا، جادوگر، کاہن، نجومی، جلاؤ، منال نکالنے والا، گویا اور باج بجانے والا نہ ہو۔ اس کے بعد حضرت علی نے یہ دعا کی، اے اللہ، داؤد کے رب، اس رات جو شخص دعا مانگے، یا بخشش چاہے اسکی دعا قبول کرے کیونکہ اس رات میں تیرا خصوصی فضل و کرم زبان زدِ فاضل دعا ہے گرچہ دوسری راتوں میں بھی کرم فرماتا ہے۔ (۲)

• حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کی پندہ ہوئی رات میں اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو جنت میں بھیج کر کہلاتا ہے کہ اے جبریل!

(۱) عیۃ الطالبین ص ۱۲۹، ۱۳۰۔ فصل فی لیلۃ العزاة و ما حضرت محمد ص الرحمۃ

(۲) ما ثبت بالسنۃ مترجم ص ۱۵۳، بحوالہ اس ماہجہ

مجاہدی جائے کیونکہ آج کی رات آسمان کے ستاروں، دنیا کے رات و دن،
درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر
اپنے بندوں کو بخش دوں گا۔ (۱)

مسلمان خدا سے پاک کے اس احسانِ عظیم پر جس قدر ناز کرے کم ہے،

سچ ہے۔

بازا جو بیٹے پر تو نفسِ کریم کا
کشکول بھر دے گنبدِ عرشِ عظیم کا

اس دنیا میں کچھ ایسے بھی

اللہ کی رحمت سے محروم رہنے والے | نافرمان اور مصیبت کار ہیں جو

رحمتوں کی اس برسات میں بھی ایک قطرہ آبِ جلا اس کے ترشحات سے بھی محروم
رہتے ہیں۔ احادیثِ کریمہ کے مطابق ان کی ہرست یہ ہے۔

۱۱۱ "مُشْرِكٌ، جَوْعَدَانِ وَعْدُهُ لَا شَرِيكَ لَهُ سَاحِدٌ دُوسَرُهُ كُوَ اس کا شریک،

ساحبی اور سستی عبادت قرار دے اس کے بارے میں خدا نے ذوالجلال کا فیصلہ

ہے کہ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ اَنْ يَتَّخِذَ بِهِ وَيَغْفِرَ مَا دُوْنَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ۔ بیشک

اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے، اور شریک کے نیچے جو کچھ ہے

جسے چاہے معاف فرادیتا ہے (قرآن، کافروں پر تعدی بھی شریک ہی کے علم میں ہیں۔

۱۱۲، ماں کے نافرمان (۳)، باپ کے نافرمان۔ خدا اور رسول کے بعد حقوقِ عباد

میں ماں باپ کا حق سب سے زیادہ ہے تو ان کی نافرمانی کا وبال بھی اسی طرح ہوگا۔ حدیث میں ماں باپ کی خدمت نہ کرنے والے کے متعلق تین بار فرمایا گیا وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو۔ (۱)

(۳) کاہن جو آئندہ کی پوشیدہ باتیں اٹکل پیچھے سے بتائے، یا بتانے کا مدعی ہو۔

(۵) بخوی جو قیوب کی خبر دے، عام غیب ہونے کا دعویٰ کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخوی کا ہن ہے اور کاہن جا دو گرے اور جا دو گرے کافر ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۰۲ بحوالہ رزین)

(۶) جا دو گر۔ اس کے بارے میں یہ حدیث گزر چکی کہ وہ کافر ہے یہ لوگوں کو ایذا دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے شرع فقہ اکبر میں ہے کہ مجبور ملّا جا دو گر کو قتل کر دینا لازم قرار دیتے ہیں۔ یہی مسلک امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد کے ہیں (ص ۱۸۴)

(۷) فال نکلنے والے۔ قرآن پاک میں فال نکلنے سے عافیت فرمائی گئی ہے اَنْ تَسْقُطُوا بِالْاَنْزَالِ۔

(۸) بدعتی جو جماعتِ اہلسنت سے خارج ہو۔

(۹) قاتل جو کسی محترم و معصوم جان کو ناحق مار ڈالے۔

(۱۰) جلاؤ۔ (۱۱) قربت و دوستی کشتہ کاٹنے والے۔

(۱۲) تفصیل کیلئے یہی کتاب۔ خلاصۃ السونین پڑھئے۔

(۱۳) کینڈور۔ جس کا سید کسی مسلمان سے کینڈ کی آلودگی میں ملوث ہو۔
 (۱۴) عادی سو غور۔ جس نے تین بار سو دیا ہو (۱۳) بلا ضرورت شہر میں
 سو دینے کے عادی (۱۵) مابائز محمول رجسٹری، انکم ٹیکس وغیرہ وصول کرنے
 والے (۱۶) زنا کے عادی۔ مرد ہوں خواہ عورت۔

(۱۷) شراب کے عادی رتین بار کوئی کام کرنا، امراض و عادت ہے، اور کرنے
 والا بُھرد عادی (۱۸) باجو بہانے والے (۱۹) گویا (۲۰) زمین پر بکتر کی
 وجہ سے کپڑا گھسٹ کر چلنے والے۔ کپڑا تہینہ ہو، یا پاجامہ، یا پتلون، یا چادر
 یا جُتے، یا کرتا وغیرہ۔

ان بد نصیبوں کو چاہئے کہ اپنے گناہ سے باز آکر توبہ کریں اور خدا نے پاک
 کے انعام و اکرام سے سرفراز ہوں۔

قبول شفاعت
 اس مبارک رات میں حضور کس در کائنات عیالفضل
 انصوات و ازکی اتقیات کو پوری امت کی شفاعت کے
 علیہ خاص سے نوازا گیا، یہ علیہ کس تدرام ہے اس کا اندازہ ذیل کی احادیث
 سے ہوگا۔

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ
 کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَأُعْطِيَتْ مَالَهُ يُعْطَيْنَ أَحَدٌ
 اور مجھے پچھلے فضائل سے جو مجھے پہلے

قَبْلِي - اِلَى قَوْلِهِ دَاْعُطِيتُ
کسی نبی کو نہ ملے۔ اور مجھے شفاعت
دی گئی۔

(بخاری، مسلم، نسائی وغیرہ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کرم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایک نور خاص جناب باری سے ملتی ہے کہ جو باہر ہو گا گوشتک دیا جائے گا، تمام انبیاء آدم سے عیسیٰ و علیہم السلام تک سب اپنی اپنی وہ دعا بنیائیں کہ چکے اور میں نے وہ دعا آخرت کیسے اٹھا رکھی وہ دعا خاص۔ قیامت کے دن میری امت کیسے میری شفاعت ہے ہیں نے اسے ساری امت کے لئے بپار کھلے جو دنیا سے ایمان پر تھی۔
(راحمہ، بخاری، مسلم)

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر، و حضرت ابوسلمی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ا
خَيْرُ تَبَيَّنَ الشَّفَاعَةُ وَ بَيَّنَّ
اَنْ يَتَاخَذَ شَطْرُ امِّي الْجَنَّةِ
فَاَخَّرْتُ الشَّفَاعَةَ لِاَخِيَا اَعْمُ
وَاَكْمَى مَا تَرَوْنَهَا لِلْمُؤْمِنِينَ
الْمُتَّقِينَ لَا وَ لَكِنِّهَا لِلَّذِينَ
الْحَاطِطِينَ رَحْمَةً مِنْ رَبِّي (۱)

شر تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ او شفاعت دیا کہ
تمہاری آدمی مت جنت میں جائے۔ میں نے شفاعت
لی کہ وہ زیادہ مگر اور زیادہ گناہ خوالی ہے کیا کہنے
جو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کیلئے ہے انہیں
بکہ وہ ان گناہوں کے واسطے ہو گئے ہوں میں
آئندہ اور خطا کار ہیں۔

۱۔ شفاعت کا دعویٰ بالآخر میں حدیثیں امام احمد رضا قدس سرہ کے رسالہ - اعلاۃ شفاعت - سے منقول ہیں۔

امت محمدی کے لئے یہ نعمتِ عظمیٰ خدا نے کریم نے اسی عظیم رات شبِ برأت میں عطا فرمائی تھی، چنانچہ حدیث میں ہے کہ :

☆ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبانِ المظلم کی تیرہویں رات کو بارگاہِ خداوندی میں اپنی امت کے لئے شفاعت کی درخواست کی تو ایک بہائی امت کی شفاعت مقبول ہوئی، پھر چودہویں رات میں دعا کی تو دو بہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی۔

ثُمَّ سَأَلَ لَيْلَةَ الْغَايِسِ عَشْرًا عَظِيمًا
الْجَمِيعِ، إِلَّا مِنْ شَوْءٍ عَنِ اللَّهِ
ثَوَادًا أَبْعَدُ -
پھر پندرہویں رات شبِ برأت میں دعا کی
تو ساری امت کے حق میں شفاعت قبول ہو گئی
سوائے اس نافرمان بندے کے جو اللہ کی اطاعت
سے اوجھل کی طرح چل کر بھاگے ہیں۔ (۱)

یعنی اللہ کے حکم سے سب توبائی اور گناہ پر اصرار کرتے ہیں۔
شفاعت کی وہ نعمتِ عظمیٰ جو خصوصیت کے ساتھ شانِ عشرِ رحمتِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی عطا کی گئی اور جسے آپ نے ہم سید کاموں کے لئے
قیامت کے دن کے لئے عفو کر رکھا ہے وہ نعمت جس رات میں آپ کو عطا کی گئی
وہ کس قدر عظیم ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا ہے
ستے ہیں کہ عشرِ تیس صرف انکی رسائی ہے :- جب انکی رسائی ہے تو بے توبی آتی ہے

(۱) الکشاف عن حقائق التنزیل ص ۳۳۰ - مکاشفة القلوب عربی متن

مطلع میں کیا شک تھا، واللہ رقا واللہ ید صرف انکی رسائی ہے صرف انکی رسائی ہے
 شب برات میں عبادت کا اجر و ثواب عام راتوں کی
فضیلت عبادت | یہ نسبت زیادہ ہے اور عدلے پاک کے انکشاف کریمانہ
 سے اس عبادت کو شرف قبول بھی حاصل ہے یعنی شرف قبول اور کثرتِ اجر و ثواب
 ہر لحاظ سے اس رات کی عبادت کو عام راتوں کی عبادت پر فضیلت و بزرگی حاصل ہے۔

(۱) کثرتِ ثواب کے لحاظ سے اس رات کی فضیلت میں متعدد شہیدین مسند کا ردِ العلوة والسلام کی طرف
 منسوب کر کے روایت کی گئی ہیں جن میں ایک روایت میں مخصوص طریقے سے چھ روز کثرتِ نماز پڑھنے پر
 بیش چھ ہجرتوں اور بیش سال کے مقبول روایوں کے اجر و ثواب کی بشارت ہے، ایک روایت میں خود کہتے
 خاص ترکیب سے پڑھنے پر بشارت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کرنا، باتیں کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بھائی کو
 عمنہ وکفو، اور آئندہ سال تک اسکی نیکیاں لکھتے رہو۔ ایک روایت میں خود کثرت پڑھنے پر بشارت
 ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے پاس تفرشتے بھیجے گا، تیرے اسکو موت کی بشارت دیں گے تیرے منہ سے امن و بھات کو تفریزی
 سنائیں گے تیرے دنیاوی، فنی کار و کاروں شیعان کے مکر و فریب کو روک کر دینے کیلئے شیخ جدی کثرتِ دعویٰ و قنہ
 تعالیٰ علیہ نے ان روایات کو منبث چاہا ہے جس میں فرما کر کہ عیش کے واسطے سے یا کثرت کیلئے کہ یہ تمام تر
 روایات موقوف اور گمراہی ہوئی ہیں، بعض نے موقوف کے مشابہ اور مصیبت و مکر کو کہا ہے، خود خود شیخ نے ان روایات
 پر کوئی تصدیق نہیں فرمائی، وہ انہیں مسند میں حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان ایک تارک الدنیا عابد کا جیسے غریب
 تقدیر ہے اس تقدیر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو یہی فرمائی کہ میرے نزدیک شبِ برات کی غار میرے
 اس بندے کی چار سو سال کی عبادت سے افضل ہے یہ تقدیر بھی محنت کے لحاظ سے مشکوک معلوم ہوتا ہے اور حقیقت کے لحاظ
 کا علم اللہ تعالیٰ ہی کہے اسلئے اگر راوی اختیار کریں گے ان روایات سے صرف بخر کیا ہوا۔

اس لئے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس رات میں قیامِ انبیل کا حکم دیا ہے، اور خود بھی شب بیداری فرما کر اس کا عمل نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ارشادِ رسالت ہے۔

قَوْمُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا
شبِ برأت میں جاگ کر عبادت کرو
(ابن ماجہ ص ۱۰۰)

نفل نمازیں، اذکار اور دعائیں سب عبادت میں داخل ہیں۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَبْعَثُ نَاطِلًا التَّجُودَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ قُبِعَ الْغَدَاةُ
حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شبِ برأت میں نماز پڑھنے لگے تو سجدہ اتنا دراز کیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہو گیا کہ آپ صبح فرما گئے۔
(بیہقی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے (انہیں میں ایک رات) شعبان کی پندرہویں رات شبِ برأت ہے۔ (بہارِ شریعت ص ۴۸۳ بحوالہ امبہانی)
نیز ارشادِ نبوت ہے کہ شبِ برأت میں عبادت کرنے والوں کو فرشتے ندا دیتے ہیں۔

طُوبَى لِمَنْ رَكَعَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ.
طُوبَى لِمَنْ سَجَدَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
اس رات میں رکوع کرنے والوں کے لئے
بشارت اور رحمت ہے۔ اس رات میں سجدہ
کرنے والوں کے لئے بھلائی اور سعادت ہے۔
(فیض الطالبین ص ۱۴۹)

تو مسلمانوں کو چاہئے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اس مبارک رات میں جاگ کر ذکر و عبادت کریں، دعا و مناجات میں مشغول رہیں اور جنت اور فرشتوں کی بشارت کے حقدار بنیں۔
 آج کی رات نہ خوابوں میں گزرنے پائے
 آج کی رات ہے رورو کے دعا کرنے کی

(۱۱) اس رات کی آمد سے پہلے تمام مسلمانوں
شبِ برأت کا خیر مقدم | کے لئے افضل و کتب یہ ہے کہ ایک دوسرے سے اپنا قصور معاف کرائیں اور خاص طور سے مذکورہ بالا معصیت کاروں پر لازم ہے کہ ان جرائم کے ارتکاب سے باز آجائیں جو کبلا مُبارکہ میں بھی انہیں خدا نے پاک کی رحمتوں سے دور رکھتے ہیں اور اس کی بخشش کے قریب نہیں ہونے دیتے۔ گزشتہ صفحات میں ایسے جن نافرمانیوں کا ذکر آیا ہے ان میں تین طرح کے لوگ ہیں

— (۱) — یکہ تو وہ ہیں جو صرف حق اللہ میں گرفتار ہیں مبین انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حق کو پامال کیا جیسے کافر، مشرک، مُرتد، کاہن، نجومی، گویا، باجوہ بھانے والا، جبکہ یہ چاروں اپنے کام پر کوئی عوض نہیں زمین سے کپڑا اگھیٹ کر چلنے والا۔ وغیرہ۔ ان کو حکم یہ ہے کہ اپنے گناہ پر شرمندہ ہو کر اسے چھوڑ دیں، اور پھر کہیں اس کے ذکر کرنے کے پختہ ارادہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کریں۔ گناہ علانیہ ہو تو توبہ بھی علانیہ کریں۔

حَدِث ۷۔ کچھ وہ لوگ ہیں جو حق العبد میں بھی گرفتار ہیں انہوں نے اپنے کسی کام یا بات کے ذریعہ کسی مسلمان مرد یا عورت کو تکلیف پہنچائی، اس کا دل دکھایا۔ جیسے ماں باپ کے نافرمان لڑکے یا لڑکی، شوہر کی نافرمان عورت، زنا کار خواہ مرد ہوں یا عورت، جادو، ٹوٹا کے ذریعہ پریشان کرنے والے، پارسا مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے، یا کوئی بھی جھوٹا الزام لگانے والے، ناحق گمان دینے والے، غیبت کرنے والے۔ ان کو حکم ہے کہ اپنے تکلیف دہ قول و فعل سے باز آ کر توبہ کریں اور جنہیں تکلیف پہنچی ہے ان سے معافی مانگیں۔ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دُفترِ رُگنِ ہوں کے (تین ہیں) ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا۔ اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں، اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ پھوٹے گا۔

وَأَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِي لَا يَتْرُكُ
اللَّهُ مِنْهُ مَسْطَرَّةً الْعِبَادَ بَيْنَهُمْ
الْقَصَاصُ لَا مَحَالَةَ۔
جس دفتر سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا
وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر
ظلم ہے کہ اس کا بہرہ ضرور دلایا جائے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، دُستدرکِ عالم)

اس حدیث میں پہلے دو اعمال ناموں کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور آخری اعمال نامہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق میں سے کفر و شرک کا اور بندوں کے کسی بھی حق کو نہیں بخشے گا۔

— (ج) — کچھ لوگ وہ ہیں جو بندوں کے جانی یا مالی حق میں ظلم کے

مُرْتکب ہوں۔ جیسے کسی محترم جان کو ناحق قتل کرنے والا خواہ ہتھیار سے قتل کیا ہو یا جادو ٹوٹا سے۔ کاہن، بخوی، گویا، باجہ بجانے والا، جب کہ یہ اپنے کام پر کوئی مُعاوضہ لیں، چور، سود خور، رشوت خور، غاصب، جسم فروش، زانیہ، دوسرے کا مال ناحق ہڑپ کر لینے والے، قرض لے کر فراخی کے باوجود ادا نہ کرنے والے وغیرہ۔ ان کو حکم ہے کہ اپنے گناہ کو چھوڑ کر توبہ کریں، جس کا مالی حق ماند ہوتا ہو اس کا مال اس کے حوالہ کریں، اور یا اُسے مقتول مال لیکر صلح پر راضی ہوں تو مال دے کر ان سے صلح کر لے، فوراً مال کی ادائیگی کی وسعت نہ ہو تو تمام صورتوں میں حق والوں سے ہملت لیں، صاحبِ حق معلوم نہ ہوں تو ان سے لیا ہوا مال بلا نیتِ ثواب غریب مسلمانوں پر صدقہ کریں۔ بالفرض ان ظالموں میں کوئی عاجز محتاج ہو تو یہ 'دور آئندہ مالدار ہونے کی امید نہ ہو تو وہ صاحبِ حق سے معاف کرائے اور صاحبِ حق کو چاہئے کہ ایسے عاجز دور ماندہ کو معاف کر دے۔

خدا نے ذوالجلال کی۔ عدالتِ عالیہ کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ اپنے حق میں بندوں کے ظلم و زیادتی کو کبھی بغیر توبہ، اور کبھی توبہ کے بعد معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن بندوں کے حق میں بندوں کے ظلم و زیادتی کو اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ خود بندہ معاف نہ کر دے کہ کوئی ستم رسیدہ یہ شکایت نہ کر سکے کہ اسے ظالم حقیقی مجھے انصاف نہ ملا، اگرچہ وہ قادرِ مطلق جو کچھ کرے سب اس کا عدل ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يُغْفَرُ لِسَيِّئِهِ الْبَرَّ الدُّنُوبُ
كُلُّهَا، إِلَّا السَّيِّئُ۔
خُشکی میں شہید ہوتے والے کے سب گناہ
معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر حقوق العباد

(سنن ابن ماجہ، مسلم کبیر طبرانی)

اور یہ حدیث ابھی گزری کہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے
نہیں چھوڑتا یعنی معاف نہیں کرتا، اور یہ رد و لاتا ہے، (مسند رک ہندام)
نیز ارشاد نبوت ہے۔

وَإِنْ صَاحِبُ الْغَيْبَةِ لَا يَغْفِرُ
لِمَا حَتَّى يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ
اور چھٹنوز کی بخشش نہ ہوگی یہاں
تک کہ جس کی چٹنی کی ہے وہ اسے
(بیسہقی)

روزہ | چھوہ شبان کو دن میں روزہ رکھے اور بہتر یہ ہے کہ
پندرہ شبان کو بھی روزہ سے رہے اور اگر خدا تو فریق دے

تو مزید اور روزے رکھے۔

☆ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان فرماتی
ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شبان اور رمضان کے علاوہ
مسلل دو مہینے تک روزہ رکھتے ہوئے نہ دیکھا۔ (۱۱)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شبان سے زیادہ (نفل) روزے رکھتے ہوئے

نہیں دیکھا، آپ اس ماہ کے اکثر بلکہ تمام دنوں کے روزے رکھتے تھے۔ (۱)
 * یہ حدیث گزر چکی ہے کہ آپ نے فرمایا پندرہویں شعبان کے دن میں
 روزہ رکھو۔

شبِ برأت کے اُردو و اعمال | اس رات میں جاگ کر تلاوتِ قرآن کریم
 کرے، اذکار و نوافل میں مشغول رہے۔
 اور حدیث کی دعائیں پڑھے، اُمراتِ مسلمین و مسلمات کے لئے صدقہ و خیرات کرے،
 اور ایصالِ ثواب کے ذریعہ انھیں نفع پہنچائے۔
 ان تمام امور کی تفصیل کتاب کے اخیر میں صفحہ ۵۰ سے صفحہ ۶۴ تک ہے۔

آتش بازی کی بدعت | مسلمانوں کی بڑی بے نیسی یہ ہے کہ ان کے نیک کام
 بسا اوقات انفرادہ و تفریط سے خالی نہیں ہوتے،
 اور شیطان اپنے خفیہ ذریعہ سے ان کے لئے نیک کاموں میں بُرائی کی صورت پیدا کر دیتا
 ہے، ظاہر ہے کہ شبِ برأت قربِ الہی کے لئے عبادتوں کی رات ہے اس میں خوشیاں
 بھی منائی جاسکتی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم کو ایسی رات کی برکتوں سے نوازنے کا
 موقع مرحمت فرمایا مگر ہم خوشی کی حدوں کو مار کر جاتے ہیں اور شیطانی دوسرے سے ایسے
 امور انجام دینے لگتے ہیں جو سراسر نابالغ و گناہ ہیں اور ہم کو احساس تک نہیں ہوتا کہ
 اپنی بھلائیوں میں برائیوں کی آمیزش کر رہے ہیں صرف اسی پر بات موقوف نہیں بلکہ
 تفسیحِ مال، اِصراف، بیجا اور فضول خرچی جیسی بُری چیزوں میں مبتلا ہو کر عصیانِ کاری کا
 بوجھ اپنے فم سے لیتے ہیں مگر پرشعبان کی اس عظیم رات کے آنے سے ہمیشہ بلکہ شعبان

کے رویت ہلال ہی سے آتشبازی مملہ قریہ شروع ہوجاتی ہے ہم بڑے شوق کے ساتھ آتشبازی کا سامان خرید کر اپنے بچوں کو اس سے خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم کو گناہ تک نہیں ہوتا کہ ہم کوئی بڑا کام کر رہے ہیں حالانکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ شریعت اسلامی کی روح و زان کے بالکل خلاف ہے کہ ایسی بڑی شئی کا ارتکاب ایسی پاک رات کی تیاری کے لئے کیا جائے شاید ہی کوئی عقلمند آدمی ہو کہ آتشبازی کے اسراف سے انکار کرے، قرآن عظیم کے اندر تفسیر اہل فضول خرمی پر سخت تنبیہ فرمائی گئی بلکہ ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا یعنی بُرائی کے گامیں شیطان کے معین و مددگار۔ ارشاد باری ہے: **إِنَّ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ** (س الاحزاب ۷۲) بیشک فضول خرمی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں اور ایک جگہ فرمایا گیا: **وَلَا تُخَوِّزُوا إِلَهًا لَا يُحِبُّ الْمُنَافِقِينَ** (س الاحزاب ۶۱) فضول خرمی نہ کرو بیشک اللہ فضول خرمی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جب اللہ تبارک و تعالیٰ غلط مصارف میں اپنے مال کے ضائع کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور انھیں شیطان یعنی کابھائی قرار دیتا ہے تو اس کے باوجود ہر مسلمان پسندیدہ کا اظہار ایک مسلمان کے لئے بڑے ہی شرم اور ننگ و عار کی بات ہے اس کی غیرت ایمانی یہ کیسے گوارہ کرتی ہے کہ جس چیز کو اللہ عزوجل ناپسند فرمائے وہ اپنے کردار کے ذریعہ اس کی پسندیدگی کا اظہار کرے۔ ہر مسلمان فضول خرمی ایک صاحبِ ایمان کے لئے ہر حال میں گناہ و حرام ہے لیکن شبِ برات میں ایسے ناپسندیدہ فعل کا ارتکاب نہ صرف حرام و گناہ، بلکہ بہت بڑی محرومی و بے نصیبی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ قومِ مسلم کو تین عطا فرمائے کہ وہ آتشِ باری کی لعنت سے باز آکر ہر سال لاکھوں لاکھ روپے کی اخراجات و بربادی سے بچیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ کر کے اس کی رضا و خوشنودی اور اجر عظیم کے مستحق بنیں۔

شعبہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سرور کائنات فخر مجاہد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو غیر امت کا خطاب دیا اور اسے افضل الامم بنایا تو اس نے اس امت کو بہت سے ایسے خصائص و امتیازات بھی عطا کئے جو گزشتہ امتوں کے حصے میں نہیں آئے۔ انھیں خصائص میں سے ایک اہم خصوصیت شب قدر کی نعمت عظمیٰ ہے جو سرکار کی شب ولادت کے بعد تمام مقدس راتوں میں سب سے عظیم و افضل ہے یہ آسمان پر فرشتوں کے لئے عید کی رات ہے اور زمین پر انسانیت کے لئے مسرے کمال کے حصول کی رات ہے یہ وہ رات ہے جس میں دریا بے کرم جوش رہتا ہے اور کسی بھی طالب خیر کو محروم نہیں کیا جاتا، رات بھر رحمتوں کی برسات ہوتی ہے، غیرت و ہکات کا نزول ہوتا ہے، مردہ دلوں کو زندگی عطا کی جاتی ہے اور ردحوں کی تاریخ دنیا کو انوار تکلیفات سے جگمگایا جاتا ہے، مومنوں کو ملائکہ کے سلام آتے ہیں اور پوری زمین کو ان کے درود مسعود سے بے حد نور بنا دیا جاتا ہے قرآن مقدس جو ہدائے ذوالکمال کا آخری کلام، اور دنیا کی سب سے عظیم و بابرکت کتاب ہے، جو آسمانی کتابوں میں بھی اپنی ہمہ گیری، اور وسعت و حفاظت کے لحاظ سے آفتاب کی طرح تاباں و درخشاں ہے، جس کی نو بیزی و خوشنشانی نے نہ جانے کتنی کتنی حبیب تاریکوں اور گمنام گھٹاؤں میں ایمان و یقین کا چراغ چلایا، اور نہ معلوم اسکی اثر آفرینی و اعجاز بیانی نے کتنے قلوب کو سحر کیا غلام یہ کہ جو ساری کائنات کے لئے نجات و فلاح کا خاصہ ہے، جس کو

خزینہ اور برکتوں کا گنیزہ ہے، وہ مقدس کلام اسی مقدس رات میں آسمان دنیا کی طرف نازل ہوا، یہ عظیم امانت اسی عظیم رات میں انسانوں کے لئے، بَیْتُ الْقُدْسِ کے سپرد ہوئی۔ خدائے اکبر خود اس کی شہادت دیتا ہے، بلکہ وہ خود اس رات کے فضائل بھی بیان کرتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ
تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا
بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ
مَّا ذَرَأْتُمْ هَٰذَا حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ
(سورۃ القدر ۹۷)

بیشک ہم نے قرآن مجید کو شبِ قدر میں اتارا
اور تم نے کیا جان کر شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر
بزرگ مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے
اور جبریل زمین کی طرف اپنے رب کے حکم سے
ہر کام کے لئے (جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے
لئے مقرر فرمایا) اترتے ہیں وہ صبحِ چمکنے تک
(برائوں اور افسوس سے) سلامتی ہے۔

(۱) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قوم بنی اسرائیل کے ایک ایسے مجاہد جلیل کا تذکرہ ہوا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہزار مہینے تک مسلسل جہاد کیا تھا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر تعجب ہوا۔ آپ نے اپنی امت کے لئے بھی اس خیر کثیر کی ترغیب فرمائی اور خدائے کریم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ بارالہ! اترنے میری امت کو بہت مختصر عمر عطا کی ہے۔ اور اس کے اعمال بھی دوسری امتوں کے نسبت کم فرمائے ہیں (تو ایسا نہ ہو کہ یہ امت اپنی عمر گمراہی کے باعث اس سعادتِ ظہری سے محروم رہ جائے جس کے حصول و کتابت کے لئے عمر و راز کی حاجت

ہوا کرتی ہے۔ یہ دعارب کائنات کے سب سے زیادہ محبوب نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ممتی جن کے قرب خاص کا عالم یہ ہے کہ:۔
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم :۔ خدا چاہتا ہے رضا کے محمد
تو ان کی یہ دعا کیوں کر مقبول نہ ہوتی۔ اس دعا کے صدقے میں آپ کو اور آپ کی
امت کو اس گناہ بے ہمتانے ایک ایسی جلیل القدر نعمت سے سرفراز فرمایا جس کی
انگلی استوں میں کوئی تغیر نہیں ملتی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں :

نَاعِلَاءُ اللَّهِ تَعَالَى لِيَنَالَ عَدُوُّ
خَيْرًا مِنْ الْيَقِينِ شَهْرًا - مُدَّةَ حَمَلٍ
الْإِسْرَافِيْلِيِّ السَّلَاحِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لَهُ دَلَامَتُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -
فِيهِ مِنْ خَصَائِصِ هَذِهِ الْأُمَّةِ -
استقامت نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی
جو ہزار مہینے کی حیات اور اس جہاد سے
افضل ہے جو اسرائیل مجاہد نے خدا کے
راستے میں کیا تھا۔ تو یہ عظیم بات اس
امت کے خصائص سے ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس بندہ خدا کا نام شمعون تھا، اُن کو تار مطلق نے بڑی قوت
و دلیری عطا کی تھی اس وجہ سے وہ ہزار مہینے تک کافروں سے مسلسل یوں جہاد
کرتے رہے کہ آپ کے گھوڑے کا منہ دھیرے کا بچھونا کبھی خشک نہ ہونے پایا اور اس
طرح آپ نے کافروں کو زیر کر دیا۔ جب غلام بہت تنگ ال ہو گئے تو انہوں نے اپنے
ایک قاصد کے ذریعہ آپ کی بیوی کو بلا لای دی کہ اگر وہ اپنے شوہر کو گرفتار کر دے تو یہ اسے
سوئے بے جھراسوئے کا پشت پیش کریں گے، وہ اس کے لئے آمادہ ہو گئی رات کو جب
حضرت شمعون سو گئے اس نے آپ کو کھجور کی چھال کے رستے سے بانہ دیا جب آپ
بیدار ہوئے اندر جسم کو ہلایا تو سر ٹوٹ کر پارہ پارہ ہو گیا۔ بیوی سے پوچھا تو نے ایسا

کیوں کیا؟ وہ کہنے لگی کہ میں آپ کی طاقت کا اندازہ کرنا چاہتی تھی۔ جب کافروں کو یہ خبر ملی تو انہوں نے اس عورت کے پاس لمبے کی ایک مضبوط زنجیر بھیجی اس نے اس رات بھی وہی حرکت کی مگر اس جہاں نے اسے بھی توڑ دیا۔ اب ایسی عین کافروں کے پاس آیا اور انہیں یہ ترکیب بتائی کہ یہ عورت اپنے غاوتہ ہی سے دریافت کرے کہ وہ کس چیز کے توڑنے کی طاقت نہیں رکھتا، کافروں نے اپنی جاسور کو یہ ہدایت بھیج دی اور اس نے شوہر سے پوچھ کر یہ معلوم کر لیا کہ وہ اپنے گیسوؤں کے بندھن کو نہیں توڑ سکتے ان کے انٹہ لمبے لمبے گیسوتے جوز مین سے گھسٹتے رہتے تھے جب وہ سو گئے تو اس بے دفاع عورت نے چار گیسوے آپ کے ہاتھ اور چار گیسوے دونوں پیر ہاتھ دیے، کفار تو پہلے ہی سے تاک میں تھے فوراً آگئے اور آپ کو گرفتار کر کے اپنے ذبح خانے تک لے گئے، یہ ذبح خانہ چار گوز اونچا، اور اسی کے تناسب سے وسیع اور کشادہ تھا مگر اس دست و بندہ کی بے باوجودہ صرف ایک ستون پر کھڑا تھا، تمام کفار آپ کے گرد جمع تھے انہوں نے آپ کے کاندار ہونٹ کاٹ دیے تب اس مرد جہاد نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی کہ ارحم الراحمین! مجھے ان بندھنوں کے توڑنے کی طاقت عطا فرما، اس ستون کو چھت سمیت کافروں پر گرا دے اور مجھے ان کے چنگل سے نجات دے۔ یہ دعا مقبول ہو گئی اور خدا نے پاک نے آپ کو ایسی قوت بخشی کہ بن دہتے ہی تمام بندھن ٹوٹ گئے پھر اللہ تعالیٰ نے چھت گرا کر سارے کافروں کو ہلاک کر دیا اور یہ بندہ خدا ان کے شر سے نجات پا گئے۔

جب صحابہ کرام نے یہ واقعہ سنا تو عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگ بھی یہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں تو سرکارِ علیہ السلام فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پھر آپ نے بارگاہِ الہی

میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر سے نوازا۔ (مکاشفۃ القلوب عربی ص ۲۰)
 (۲) بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک نبی شمسون علیہ السلام تھے
 انھوں نے اشعر ذہل کے دین کے لئے ہزار بیسے ٹمک کافروں سے جہاد کیا اور بن سے
 ہتھیار دباس نہیں آتا رہا۔ تو صحابہ کرام نے تمنا کی کہ کاش ہماری عمر بھی دراز ہوتی اور ہم
 بھی ایسا ہی جہاد کرتے تو سورۃ القدر نازل ہوتی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے بتایا کہ شب قدر اس ہزار بیسے سے بہتر ہے جس میں حضرت شمسون علیہ السلام نے
 جہاد کیا تھا۔ (مدۃ القدر شریف ص ۱۱۶، ۱۱۷)

(۳) ایک روز رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے بنی اسرائیل
 کے چار پیغمبروں، حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت یونس اور حضرت یوش بن نون علیہم السلام
 کا تذکرہ فرمایا اگر انھوں نے انہی برس تک خدا کے پاک کی عبادت کی اور ایک لمبے عرصے کی
 نافرمانی میں نہ گزارا، اس پر صحابہ کرام کو تعجب ہوا تو حضرت جبریل امین بارگاہ رسالت میں حاضر
 ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو ان بزرگوں کی طاعت و عبادت و عہد
 عصیان پر تعجب ہو گیا تو اللہ عز و جل نے آپ کو اس سے انفل اور بزرگ عبادت عطا کی
 ہے پھر انھوں نے سورۃ القدر کی تلاوت فرمائی جس میں صرف ایک شب۔ شب قدر کی
 عبادت کو ہزار بیسوں کی عبادت سے افضل و بہتر بتایا گیا ہے۔ یہ سننا تھا کہ صحابہ کرام کے
 دلوں میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی۔

يَقَالُ إِنَّ النَّصْحَ حَابَةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ لَمْ يَفْنِ حُورِ ابْنِي بِرُكُفٍ جِهِيْمُ
 بِقَوْلِهِ تَعَالَى - خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ سَنَةٍ -

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس بشارتِ جلیلہ پر اس قدر خوش ہوئے کہ کبھی اتنا زیادہ

خوش نہ ہوئے تھے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۰۹، ح ۱۱۰۹)
 ان واقعات میں باہم کوئی منافات نہیں اور اس کا مین امکان ہے کہ بارگاہِ رسالت میں ان سب کا ذکر کسی ایک ہی موقع پر ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کئی موقعوں پر یہ بیان ہوئے ہوں شاید یہی وجہ ہے کہ اس سورہ کو بعض نے مکی کہا، اور بعض نے مدنی۔
 قرآن احوال میں بھی فی الواقع کوئی اختلاف نہیں کہ ممکن ہے اس سورہ کا نزول ہجرت سے پہلے، و بعد کئی موقعوں پر ہوا ہو۔

شب قدر کون سی رات ہے؟ | اس کے متعلق قرآن حکیم و احادیث نبویہ میں کوئی واضح و یقینی صراحت نہیں ملتی۔

تاہم احادیث کثیرہ سے یہ ثبوت ضرور فراہم ہوتا ہے کہ یہ مبارک رات رمضان کے آخری عشرہ کی پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک ہے بلکہ اس بات کا بھی ظن حاصل ہوتا ہے کہ وہ طاق رات ستائیسویں رمضان کی ہے لیکن ان سب کے باوجود یقین سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ شب قدر فلاں شب ہے اسی وجہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے مؤثر انداز میں ان طاق راتوں میں ذکر و عبادت میں مشغول رہنے کا حکم دیا ہے۔ وہ خود بھی عشرہ آخرہ میں بڑے اہتمام کے ساتھ شب بیداری فرماتے اور اپنے اہل عیال کو بھی اس برکت کے حصول کے لئے بیدار رکھتے۔

• اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ذکر و عبادت کے لئے بعضی کو کشش اور جہد فرماتے اسی زیادہ کو کشش دوسری راتوں میں نہیں کرتے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۲۲ بحوالہ مسلم شریف)

شب آخری عشرہ - آخری روز دس راتیں - ۱۰ رمضان سے ۲۰

• انھیں اُم المؤمنین کا یہ بیان بھی ہے کہ جب رمضان کا یہ عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا تہ بند مضبوط باندھ لیتے اور رات بھر جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی بیدار رکھتے۔ (مشکوٰۃ شریف مشابحوالہ بخاری شریف و مسلم شریف)
حضرت شیخ عبدالحی محمد ث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مضبوطی سے ازار باندھنے سے یہ مراد ہے کہ آپ ان راتوں میں عبادتِ کریمہ سے زیادہ عبادت فرماتے، یا یہ مراد ہے کہ ازواجِ مطہرات سے بالکل الگ تھلک رہتے۔ (آبِ حَیۃُ الْمَعَاد ص ۲۷)

یہ کثرتِ عبادت اور جہد و جہد اور ازواجِ طاہرات سے غلیمہ گی اس لئے ہے کہ یہ راتیں بڑی ہی غلیمہ ہیں جن کی پروردگارِ عالم نے قسم کھائی ہے وَالْعَجَبُ لَا لَیَالٍ عَشْرٍ (اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی) تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی لکھ بھی یاد رکھی سے غفلت میں گزر جائے کہ یہ ذرا سی غفلت بھی شبِ قدر کی بے قدری ہوگی۔

• یہی اُم المؤمنین بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شبِ قدر کو تلاش کرو مگر بخاری شریف ص ۱۲۶۷ طاق راتیں ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۰ اور ۲۲ ہیں۔

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ میں تین جنگِ ایلۃ القدر کا لفظ ذکر کیا ہے جس کے حروفِ نو ہیں اور ان کا مجموعہ ستائیس ہے اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں شب ہے۔

(آبِ حَیۃُ الْمَعَاد ص ۱۱۵)

حضورِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ عمل یہ دوسرے رہا ہے کہ عشرہ آخریوں کی کسی بھی ایک رات کو شبِ قدر یقین کر کے غافل مت ہو جاؤ تمہیں کیا

معلوم کہ شب قدر کون سی رات ہو، اس لئے پانچوں طاق راتوں میں دنیا سے
کن رہ کش ہو کر خدا سے پاک کے ذکر و تسکین نکلے رہو، شب بیداری کرو، ان میں
کوئی ایک رات ضرور شب قدر ہوگی جس میں رحمتوں کی بارش اور خیر و سلام کا
فیضان ہوتا ہے۔

شب قدر میں کیا کرے | اس رات میں بھی دنیا کی رفیعتوں سے بے نیاز ہو کر
ان اذکار و اعمال میں مشغول رہے جن کا تذکرہ

صفحوہ تا صفحوہ ۱۳ پر ہے۔ دل کو حسد، بغض، کینہ، عداوت، غرور، تکبر کی آلودگی
سے پاک رکھے، کسی کا ناحق مال کھا یا ہے تو واپس کرے، کسی کو تکلیف پہنچائی
ہے تو اس سے معافی مانگے، بالخصوص ماں باپ سے اپنا قصور ضرور معاف کرائے،
کسی بھی دعا سے پہلے اور دعا کے بعد درود شریف نہ بھولے۔ اللہ تعالیٰ درود
شریف کو ضرور قبول فرمائے اور کریم مولا کے کرم سے یہ بہت ہی بعید ہے کہ اول
دفعہ کو قبول فرمائے اور درمیان کی دعا کو رد فرما دے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُجِيبُ عَنِ اللَّهِ
حَقِّي يُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
وَأَهْلِ بَيْتِهِ۔
دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں
ہوتی جب تک کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا
جائے۔

اس حدیث کو ابو ایوب اشعری نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(جامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر ص ۱۸ ج ۲)

شبِ عید و شبِ بقرعید

عید اور بقرعید کی راتیں بھی جامعِ فیرات و برکات ہیں ان میں بھی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور خدا کے پاک کے رضوان و غفران کی بارشیں ہوتی ہیں۔

(۱)۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کو ماہِ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

پانچویں یہ کہ جب آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ سارے روزہ والوں کو بخش دیتا ہے۔ کسی نے پوچھا کیا وہ رات شبِ قدر ہے؟ فرمایا نہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے جب کام سے فارغ ہوتے ہیں تب مزدوری پاتے ہیں۔ (۱) یعنی یہ بخشش اس عملِ فیر (روزہ) سے فارغ ہونے کی وجہ سے ہے، رات کے شبِ قدر ہونے کی وجہ سے نہیں۔ (اشعۃ الطلعات ص ۲۳)

روزہ سے فارغ ہونے کی رات عید الفطر ہی کی رات ہے تو معلوم ہو کہ روزہ والوں کی بخشش کی رات بھی یہی ہے۔

(۲)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید الفطر کی رات آتی ہے فرشتے خوشی مناتے ہیں اور اللہ

عزوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے۔ فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہ ملائکہ اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے سب رازدار بندوں کو بخش دیا۔ (۱)

(۲)۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر برکت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ایک بقرعید کی رات دوسری عید الفطر کی رات، تیسری پندرہویں شبان کی رات، چوتھی عید کی رات۔ ان چاروں راتوں میں شام سے صبح تک اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ (۳) ان راتوں میں جاگ کر نفل نمازیں پڑھے۔ عیدین کی راتوں کی عبادت درمیان میں ہے کہ۔

عید و بقرعید کی رات، پندرہویں شبان کی رات اور رمضان کی آخری دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیدارگی مستحب ہے۔ (۴)

(۵)۔ حضرت ابوالامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عیدین کی راتوں میں خواب کے لئے قیام کرے (جاگ کر

(۱) بہار شریعت ص ۱۰۰، جلد ۵ روزہ کا بیان بحوالہ اصحابنا

(۲) البدائع ص ۲۶ بحوالہ خطیب ادا شہت ۱۔ سنہ بحوالہ بیہقی شریف مراد کا شہد

الغلوب ص ۲۴۹، وحیۃ الطالبین ج ۱ ص ۸۹

(۳) مدد مقلد بر حاشیہ شامی ص ۴۱۰ ج ۱ مطلب فی زیادہ یالی العیدین الخ۔

عبادت کرے) اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل میں گئے۔ (۱)
 (۵)۔ صحابی رسول حضرت سادقین جیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو باغ
 راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ ذی الجوارح انھوں
 نوں، دسویں راتیں۔ عید الفطر کی رات، اور شبان کی پندرہویں رات یعنی
 شبِ یزات۔ (۲)

(۶)۔ حضرت محبوب الہی کے ملفوظات میں ہے کہ:
 یہ سبغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عید فہمی کی رات
 میں دس رکعت نماز میں طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ
 انعام دس مرتبہ پڑھے اور اس نماز سے فارغ ہو کر توبہ درود شریف پڑھے
 اور توبہ استغفار کرے (استغفر اللہ پڑھے) اور توبہ سبحان اللہ والحمد
 للہ سلا اللہ الا اللہ ذل اللہ اکبر پڑھے۔ پھر اگر میری ساری امت کے لئے
 دعا کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور اس نماز کی برکت سے اسے دیدار نصیب ہوگا۔
 فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ عیدین کی شب بیداری یہ ہے کہ عشاء اور فجر کی نماز
 جماعت سے پڑھے۔

(۷) صحیح مسلم میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(۱) ابن ماجہ ص ۱۷۰ کتاب الصیام، فی باب الزکوة۔

(۲) بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۵ بحوالہ مصہبانی۔

(۳) افضل الفوائد مرتبہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ مترجم ص ۱۹

جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے گویا آدمی رات عبادت کی،
اور جس نے صبح کی (یعنی) نماز جماعت سے پڑھی اس نے پوری رات عبادت
کی۔ (۱)

جس سے ہو سکے وہ عیدین کی راتوں میں ہاگ کر رات بھر دیارات کا
اکثر حصہ عبادت کرے ورنہ کم سے کم یہ اہتمام ضرور کرے کہ عشاء اور فجر کی نمازیں
جماعتِ اولیٰ سے ادا کرے۔ کہ یہ صرف واجب کی ادائیگی ہے بلکہ ثواب میں
پوری رات کی عبادت کے برابر ہے۔

مصنف کی دوسری تصنیفات

- (۱) کہیں کا نظام کار اور اس کی شرعی حیثیت۔
- شیر بازار کے کاروبار کا تفصیلی جائزہ اور شرعی حکم۔
- (۲) جدید بینک کاری اور اسلام۔ صفت انٹرنس، جنرل انٹرنس، ڈاکٹر
اور بینکنگ نظام کے تمام شعبوں کے شرعی احکام۔
- (۳) لاؤڈ اسپیکر کا شرعی حکم۔ اس باب میں نقلے اہل سنت کے اختلافات کے
درمیان تطبیق کا شاہکار نمود۔
- (۴) بصیرتِ انبیاء، انبیاءِ کرام کا شیر طبع کا سب سے اہم باب۔
- (۵) غفلت والدین، حق حقوق اولاد۔ اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب۔

مُبَارک راتوں میں کیا کرے؟

پچھلے صفحات میں پانچ مبارک اور فوڈانی راتوں کے فضائل آیات و احادیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ فضائل تمام عالم انسانی کو زبان حال سے یہ دعوت دے رہے ہیں کہ تم ان راتوں کو قدر پہچانو۔ دلوں کو کفر و شرک، تفاق و شقاق اور حسد و کینہ کی آلودگیوں سے پاک کر کے بارگاہِ الہی میں تائب ہو جاؤ، ان راتوں کو ذکر الہی، یادِ خدا، اور طاعات و عبادات سے معمور کر دو، بخشش اور مغفرت چاہو اور رور در کر اپنے رحیم و کریم مولیٰ سے حسین خاتمِ کونین سے سرفرازی کی التجا کرو اور خیر دار و خیر دار! ان راتوں کا ایک لمبھی بھولنا، عیش و آرام، غفلت و لاپرواہی اور نیند کے سسرور بخش چٹکوں میں برباد نہ کرو۔

ہم اپنے قارئین کی ہمت کیلئے ان راتوں کے اعمال کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔
۱۱) شب بیداری یعنی پوری رات یا رات کے اکثر حصے میں جاگ کر عبادت کرنا
 شب بیداری کی خاص خاص عبادتیں یہ ہیں۔

• تلاوتِ قرآن با وضو ہو کر قرآن حکیم کی تلاوت کرے اور بہتر یہ ہے کہ بیکرا
 یہ پڑھے اور کم از کم یہ سوتیں، یا آیتیں ضرور پڑھے۔

سورۃ فاتحہ مکمل، سورۃ بقرہ کی آخر کی تین آیتیں رَبِّهِمَا فِي السَّمَاوَاتِ
 سے سورۃ کہف کے شروع کی تین آیتیں (الْحَمْدُ لِلّٰهِ سے وَلَدَا اَمْك)

سورہ یس شریف مکمل، اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ ۲ مرتبہ قلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
۳ مرتبہ اور قلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تین مرتبہ۔

ان سورتوں اور آیات کی بڑی فیضیت ہے جو مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ پر درج ہے۔ جس سے ہو سکے وہ زیادہ سے زیادہ قرآن شریف پڑھے کہ تسبیح و تہلیل سے بھی افضل ہے قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ
(مشکوٰۃ ص ۱۸۸)

• نوافل کثرت سے نفل نمازیں پڑھے اور ہر رکعت میں زیادہ سے زیادہ قرآن شریف پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازیں قرآن پاک کی تلاوت نماز سے باہر تلاوت سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۸) بہتر یہ ہے کہ درود رکعت کی نیت سے پڑھے اور خاص طور سے، صلوٰۃ التسبیح، ضرور پڑھے۔

صلوٰۃ التسبیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا، اے چچا کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، آپ کے ساتھ پیشکش

نہ کروں، آپ کے ساتھ احسان نہ کروں؟ ایک روایت میں ہے کہ کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں، آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور نوازیئے) آپ نے فرمایا، میں آپ کو بتاتا ہوں جب آپ یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اٹھنے، پکھلے، پڑانے، نئے، جو غلطی سے کئے، جو قصداً جان بوجھ کر کئے، چھوٹے، بڑے، چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے گا۔ اس کے بعد آپ نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب بتا کر ارشاد فرمایا، اگر آپ سے ہو سکے تو ہر روز یہ نماز ایک بار پڑھ لیں، اور اگر روزانہ پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو ہر جمعہ کو

ایک بار پڑھیں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار پڑھیں۔ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ
فَنَحْنُ عُصْرَةٌ مَرْفُوعَةٌ۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو عمر میں ایک بار (غرض) پڑھ لیں۔
دشس باتوں سے مراد دش گناہ ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو
ایک چیز ایسی بتاتا ہوں جو اگلے، پچھلے، نئے، پرانے دش قسم کے گناہوں کو مٹا دے
گی، اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ دش بات سے مراد اس نماز کی دش، دش تسبیحات
ہیں جو سوائے قیام کے ہر وقت پڑھی جاتی ہیں۔ (اَشْفَقَةُ الْمَعَاصِي ص ۱۶۷)

صلوۃ التسمیع کی ترکیب حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس
کی ترکیب یہ منقول ہے کہ اللہ اکبر کہ کر نیت باندھے
پھر شمار پڑھے اس کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ۔ پھر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اور بسم اللہ پڑھ کر سجدہ فاتحہ اور
کوئی دوسری سجدت پڑھے اس کے بعد یہی تسبیح دش مرتبہ پڑھے پھر رکوع رکے
اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھ کر یہی تسبیح دش مرتبہ پڑھے۔ پھر سر اٹھا کر (یعنی
کھڑے ہو کر) یہ تسبیح دش مرتبہ پڑھے، پھر سجدہ رکے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر
دش بار تسبیح پڑھے پھر سر اٹھا کر (جب بیٹھ جائے تو) دش مرتبہ پڑھے، پھر دوسرا
سجدہ رکے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر دش مرتبہ یہی تسبیح پڑھے۔ ایک
رکعت میں یہ کل پچیس تسبیحیں ہوئیں۔ اس کے بعد ہر رکعت اسی طرح پڑھے کہ
ہر رکعت کے شروع میں قرأت سے پہلے پندرہ بار، اور باقی جگہوں پر دش بار

(۱) مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۱ بحوالہ (سنن ماجہ) ج ۱ و ۲، اور بیہقی شعب الایمان۔

و بیہقی ص ۲۰۲ ترمذی شریف ص ۲۱۹ و اکریب الموت۔

یسیج پڑھے تو چاروں رکعتوں میں کل تین سو تیسہیں ہوئیں۔ (۱)
 سرکارِ مدینہ العلوۃ والسلام نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس
 نماز کا یہ طریقہ بتایا تھا (۲) اور اسی پر حنفیہ کا عمل ہے۔
 خدائے قدوس کا ذکر کرے اور اس کی تسبیح و تہلیل میں رب اللسان
 اذکار رہے، افضل اذکار یہ ہیں۔

- سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔
- سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔
- سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ حَاقٌّ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۰، ۲۰۱)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لِأَعْدِ
 الْعَمَلِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمُنَّانُ
 بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ۔

(۱) ترمذی شریف ص ۱۴۱ باب الوتر وشعب الإيمان ص ۳۵۱

(۲) شعب الإيمان بیہقی ص ۲۵۱، ۲۵۲

• وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ الْمُنِيبُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ - (مشکوٰۃ ص ۱۰۰-۱۰۱)

• لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ - (مشکوٰۃ ص ۱۰۱-۱۰۲)

ان کلمات کو زیادہ سے زیادہ پڑھے ان کی بڑی برکت اور بڑی نفیلت ہے۔
یہ بھی اذکار ہی کا ایک شعبہ ہے، اس کی پہلے پناہ نفیلت ہے
دور و شریف جو کافی مشہور بھی ہے، بہتر ہے کہ نماز میں جو وہ دو پڑھا جاتا

ہے اسی کا بار بار ورد کرے۔ یہ یاد نہ ہو تو دور و شریف پڑھے جو یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
روح بالاتمام اعمال و وظائف سے نادرغ ہو کر پوری توجہ کے ساتھ
دُعا اُدا کی طرف لو لگا کر اور مدد کر دعا کرے اپنی تمام نیک اور جزا
ما بقی مانگے۔

دعا کے بہت جلد مقبول ہونے کا سنون طریقہ یہ ہے کہ دور و کثرت نماز
فروع و خضوع کے ساتھ پڑھے۔ اور اس کے بعد یہ کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِسَيِّدِكَ مُحَمَّدٍ
بِنَبِيِّهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ -

اس کے بعد وہ دعائیں پڑھے جو آگے لکھی ہیں جب سب دعائیں پڑھ
چکے تو کہے لِيَقْبَلْنِي اللَّهُمَّ فَتَقَبَّلْهُ رَبِّي -

سرکار علی الصلوٰۃ والسلام نے ایک نابینا صحابی کو اسی ترکیب سے
آنکھوں کی روشنی کے لئے دعا کرنے کی تسلیم دی تھی جو دعا کرتے ہی

یوں شغایاب ہو گئے کہ جیسے پہلے کبھی وہ نابینا ہی نہ تھے۔ (۱)
 بہتر یہ ہے کہ حقیقتہً 'رفی' پر ٹھسنے کے بعد درود شریف بھی پڑھے
 پھر دعا ختم کرے۔

قرآن وحدیث کی دعائیں

ان دعاؤں میں وہ تمام باتیں جمع ہیں جن کی انسان کو ضرورت ہے
 اور وہ اس کے لئے دنیا و آخرت میں نافع و مفید ہیں یہ دعائیں یاد کر کے یا
 کتاب میں دیکھ کر پڑھے۔

- ★ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَنتَ کَ
- ★ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مِنْ سَرِّ مَا خَلَقَ اَنتَ کَ
- ★ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مِلْکِ النَّاسِ۔ اَنتَ کَ
- ★ رَبَّنَا اِنَّمَا یَسْتَأْذِنُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ قَوْمٍ بِالْحَقِّ وَاَنْتَ حَیْرُ الْعٰلَمِیْنَ۔
- ★ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَّ مِمَّا عَذَابِ
- النَّارِ (مترجمہ، آیہ ۲۰)
- ★ رَبَّنَا لَا تُرِخْ فِیْ سُلُوْبِنَا عَدَا اِذْ هَدٰی سَبْیًا وَّ هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْکَ

(۱) نسائی ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی، طبرانی، ابن خزیمہ، مشکوٰۃ،
 ص ۲۱۹ باب جامع الدعاء۔ اس حدیث کا تفصیل راقم قلم کے حوالے سے تادیبی ضروریہ جلد سوم
 صفحہ ۵۲۰ پر درج ہے تفصیل کے لئے اسے مطالعہ کریں۔

رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ - (آل عمران آية ٥)

★ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَرَبِّ زِدْنِي رَحْمَةً قَبْلُ دُعَايَ
رَبِّكَ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ٤

(ابراهيم آية ٤٠ - ٤١)

★ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا - (زين بار ٢٤)

★ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرِمِ وَالْمَأْثِمِ،
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنِقْمَةِ النَّارِ، وَنِقْمَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ نِقْمَةِ الْغَنِيِّ وَمِنْ شَرِّ نِقْمَةِ الْفَقِيرِ، وَمِنْ
شَرِّ نِقْمَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ - اللَّهُمَّ احْمِلْ خَطَايَايَ بِعِمَامَةِ الشُّلُجِ وَالْبُرْدِ
وَبَيْنَ تِلْكَ كَمَا يَنْتَقِي الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا يَبَاعِدُتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

★ اللَّهُمَّ أَيْتَ نَفْسٍ تَقُولُهَا دَنَا كَلِمَا أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ نَكَلِهَا، أَنْتَ
وَلَيْتُهَا - وَهِيَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا يَحْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا -

★ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ،
وَسُجُودِ تَعَمُّتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ -

★ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْعِلَّةِ وَالْإِلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ أَنْ أَظْلَعَا وَأُظْلَمَ -

★ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكَاكِ وَالزَّهْوَانِ وَسُوءِ الْإِخْلَاقِ -

★ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبُوْعِ فَاِنَّهَا یَسُّنُ الْفَجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْحِیَاثَةِ وَاِنَّهَا یَسُّتُ الْبَطَاثَةُ۔

★ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَمِ وَالْجَذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَبِّ
الْاَسْقَامِ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۱۱، ۲۱۲ باب الاستعاذۃ)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاَسْرَافِيْ
★ جَامِعُ الدُّعَاءِ

فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ حِدْيَ دَهْرِيْ وَخَطَايَ دَعْوِيْ ذُكُلْ ذَلِكْ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ مَا قَدْ مَتَّ وَمَا اَحْرُتْ وَمَا سَاوَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَنْتَ الْمَقْدِمُ وَاَنْتَ الْمُوَخَّرُ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۱۸)

★ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا شَيْءًا مِنْ حَبْلِكَ وَحَبِّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حَبْلُكَ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ
مَا رَنَا شَيْءًا مِّمَّا اَرَحِبُّ فَاَجْعَلْهُ قُوَّةً لِيْ يَنْتَاجِبُ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۱۹)

★ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (تین بار پڑھے) (مشکوٰۃ ص ۲۲۰)

خاص شب براءت میں سحر کر کے یہ دعا منقول ہے۔

★ یَا عَظِیْمُ یَرْحَمُنِیْ بِكُلِّ عَظِیْمٍ، یَا عَظِیْمُ اَلْغَفْرِ الذِّسْبُ الْعَظِیْمُ۔ تَجِدُ دَجْرَهُیْ
الَّذِیْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ۔ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ مَخْلُوقِكَ وَاَعُوْذُ بِعَوْنِكَ
مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَنْتَ كَمَا اَنْتَ عَلٰی نَعْمِكَ (مشکوٰۃ ص ۲۲۱)
★ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غَفُوْرٌ رَّحِيْبٌ الْعَفْوُ فَاَعْفُ عَنِّيْ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

یہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غَفُوْرٌ رَّحِيْبٌ سے آخر تک کا یہ مشکوٰۃ ص ۲۲۱ میں ہے۔

اُردو دعا

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
 یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
 یا الہی گود تیرہ کی جب آئے سخت رات
 یا الہی جب پڑے محشر میں شورِ وارو گیر
 یا الہی جب زبانیں باہرائیں پیاس سے
 یا الہی سر و مہری پر ہو جب خورشید حشر
 یا الہی حشر کی گری سے جب بھر گئیں بین
 یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
 یا الہی جب ہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
 یا الہی جب حسابِ خندہ بیجا لائے
 یا الہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
 یا الہی جب چلوں تاریک راہوں میں صراط
 یا الہی جب سر شمشیر چلتا پڑے
 یا الہی جو دوائے نیک ہم تہ سے کریں
 یا الہی جب رہا خوابِ گراں سے سر اٹھائے

جب پڑے مشکل شہرِ مشکل کُشا ساتھ ہو
 شادی دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
 امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
 صاحبِ کوشہ شہرِ جود و عطا کا ساتھ ہو
 سیدِ سایہ کے ظلقِ یوار کا ساتھ ہو
 دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
 عیب پوش خلقِ ستارہ خطا کا ساتھ ہو
 اُن مہتممِ ریزہ ہوٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
 چشمِ گریبانِ شفیعِ مریخی کا ساتھ ہو
 اُن کی نبیِ نبیِ منظروں کی حیا کا ساتھ ہو
 آفتابِ ہاشمی نورِ اہمدی کا ساتھ ہو
 ربِّ سلیم کہنے والے غمِ زُدا کا ساتھ ہو
 قدیوں کے لب سے آئینِ زُبنہا کا ساتھ ہو
 دولتِ دیدارِ حقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا خدا جسم میں جب تک کہ میری جان رہے تجھ پر صدقے، تیرے محبوب پر قربان رہے
 شاید پر جبریل کا ہو تربت پر کشتہ، عیشِ محمد کی یہ پہچان رہے
 کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ تیرے نرمانے کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

اَللّٰہی جی جی مَٹا مَٹا

کہ برقرآن ایمان کسم غاتمہ

۱۲۔ زیارتِ قبور | قبروں کی زیارت بالاتفاق مسنون و مستحب ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارتِ قبور کے لئے موعوداً، بقیع تشریف

لے جاتے، آپ نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ قبروں کی زیارت کر دکر یہ آخرت اور موت کو یاد دلاتی ہے، دنیا سے بے رغبت کرتی ہے (اس کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا احساس اُجاگر کرتی ہے) مبارک راتوں میں زیارتِ قبور زیادہ بہتر اور افضل ہے، حدیث میں ہے حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ (شبِ برأت میں) سرکارِ میرے پاس تشریف لائے اور ابھی ٹھیک سے پکڑے اسرار بھی نہ سکے تھے کہ پھر وہاں کر پلے گئے میں بھی آپ کے پیچھے گئی۔

فَاذْكُرْكَتَهُ بِالْبَقِيعِ الْغَرَقْدِ
 يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
 وَالشُّهَدَاءِ - (۱)
 میں نے آپ کو بقیع الغرقد میں پایا، آپ
 مسلمان مردوں، عورتوں اور شہیدوں کے
 لئے بخشش کی دعا فرما رہے تھے۔

تقادی عالمگیری میں ہے کہ ۱

یابرکت رات میں زیادتِ تہجد افضل ہے جیسے شبِ رات (شہداء وغیرہ) ^{۱۱}

یعنی یہ راتیں زیارت کے افضل اوقات سے ہیں۔

تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ قبروں کی زیارت کرے اور خاص طور پر شبِ معراج، شبِ اُت و شبِ قدر میں مردہ ہائے اور مسلمان مردوں کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

نمازوں کی مالگیری میں ہے :

زیارت کا مستحب طریقہ

جب کوئی شخص قبر کی زیارت کو جانا چاہے تو

مستحب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان (یا مسجد) میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔

ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک بار اور قل مؤثرہ تین بار

پڑھے اور اس نماز کا ثواب میت کو پہنچائے اس کے باعث اللہ تعالیٰ میت

کے پاس اس کی قبر میں بھیجے گا اور اس شخص کو عظیم ثواب عطا فرمائے گا پھر

قبرستان کو جائے، راستہ میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہو جب قبرستان پہنچے

جوئے الحمد للہ اللہ تبارک کے پاس تہ کو پڑھو اور میت کے چہرے کی طرف نہ کر کے کھڑا

ہو، پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْر، یَغْفِرْ لَہُمْ اَسْوَءَ ذُنُوْبِہُمْ لَنَا

سَلِّمْ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْر، یَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ دعا کرنا چاہئے قبر کی طرف نہ کر کے

یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ

وَبَارِكْ لَہُمْ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ مِائَةَ الْمُسْتَخْرِجِیْنَ وَ اَنَا اِنْ شَاَ اللّٰهُ

بِمَكْرَمَتِہِ لَا اَحْمَدُوْنَ۔ سرکارِ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے یہ دعا حضرت عائشہ کو تعلیم

۱۱۔ فاضل مالگیری رحمہ اللہ کتاب النکاح ص ۱۱۱ باب ۱۱۱ من عشر فی زیارة القبور۔

۱۲۔ تہذیب مالگیری ص ۱۱۱

فرمانی تھی۔ (۱۱)

مردوں کو ثواب پہنچانے کا طریقہ آگے آ رہا ہے۔

(۳) اموات کے لئے خیرات و فاقہ | خیرت وفاقہ مسلمان مردوں کی امداد اور ان کو نفع پہنچانے کا بہت بڑا

ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرائض کے بعد ایک مسلمان کو نفع پہنچانے سے زیادہ کوئی چیز محبوب و پسندیدہ نہیں۔ ارشاد نبوت ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچانے کی استطاعت رکھے وہ اسے نفع پہنچانے (مسلم شریف) نیز ارشاد نبوت ہے۔ مسلمان کے دل کو خوش کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جسے تو فیق دے اسے اکثر اپنے مردوں کے لئے نفع و صاف کاری کے نیک کام کرتے رہنا چاہئے اور خاص کر شب برات اور دوسری مبارک راتوں میں اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ ان راتوں میں مردے اپنے گھروں کو آتے ہیں اور اپنے لئے صدقہ و خیرات کرتے ہوئے دیکھ کر مسرور ہوتے ہیں۔

• حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان ہے کہ جب عید یا جمعہ، یا روز عاشورہ یا شب برات ہوتی ہے مردوں کی رو میں اپنے گھروں کے دروازے پر کڑکڑی ہوتی ہیں اللہ کہتی ہیں کہ بے کوئی جو میں یاد کرے، بے کوئی کہ ہم پر کس کھائے، بے کوئی کہ ہماری عزت کی یاد دلائے۔ (۱۲)

• دوسری روایت میں ہے کہ ہر جمعہ کی رات اور عید و عاشورہ کے دن اللہ

(۱۱) مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۱، باب زیارۃ القبر، فصل ثانی۔ بحوالہ مسلم شریف۔

(۱۲) ایقان الامام احمد ص ۱۰۱، باب زیارۃ القبر، فصل ثانی۔ بحوالہ خزانة الایات۔

شبِ برأت میں مومنوں کی رو میں اپنے گھر آتی ہیں اور دروازے پر کھڑی ہو کر بندہ
وغنائک آواز میں پکارتی ہیں کہ اے گھر والو! اے میرے بچو! اور میرے قریب
دارو! آج کچھ صدقہ کر کے ہم پر مہربانی کرو۔ (۱) اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ
اگر گھر والے میت کے لئے کچھ صدقہ نہیں کتے تو مردے حسرت کے ساتھ واپس
چلے جاتے ہیں۔ (۲)

تو ہم مسلمان کو چاہیے کہ شبِ برأت اور دوسری مبارک راتوں میں اپنے
مردوں کے لئے عمدہ سے عمدہ کھانے پر ناکہ و ایصالِ ثواب کرے مگر اگر دس لاکھین کو
کھلائے، صدقہ و خیرات کرے، قرآن شریف پڑھ کر مردوں کو اس کا ثواب بخشے،
ان کے لئے بخشش اور بلندیِ درجات کی دعا کرے۔

فاتحہ و ایصالِ ثواب کا طریقہ | قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اٰیك بَارَقُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ۔ تین بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک بار سورہ فاتحہ ایک بار۔ اللّٰہ
مُفْلِحُوْنَ تک اور درود شریف پڑھ کر کہے۔

اے پروردگار میں نے جو کچھ پڑھا ان تمام تلاوتوں، درودوں، اذکار خیر
اور جملہ مفسر کا ثواب جیسا کہ تیری شانِ عظیم کے لائق ہو اپنی بارگاہ میں قبول فرما،
اور اپنے فضلِ خاص سے یہ ثواب اپنے محبوبِ مصطفیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچا،
ان کے صدقے و طفیل میں تمام اُرسِلِ عظام و انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس کا

(۱) فتاویٰ رضویہ، ۲۳ رسالہ آیتان الادراج بحوالہ کشف الغطاء، خرافات و خرافات۔

(۲) فتاویٰ رضویہ، ص ۲۴۳ رسالہ آیتان الادراج بحوالہ دستور القضاۃ و تالیفات امام السنن۔

ثواب پہنچا، نیز غفلتِ راستین، صحابہ کرام، ازواجِ طاہرات، بناتِ مہکرات
 و شہداءِ سرسرایا و غزواتِ عظیمہ الرحمۃ والرضوان کو یہ ثواب پہنچا، ان سب کے صدقہ
 و طفیل میں تمام تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین، فقہاء، مشائخِ سلاسل
 رحمہم اللہ تعالیٰ کو یہ ثواب پہنچا، ان سب کے صدقہ و طفیل میں دنیا بھر کے کمالِ سلطین
 و حکماء ہوئے، اور ہیں، اور ہوں گے خاص کر ہمارے آفریادِ اقرباء کو یہ ثواب پہنچا،
 ان کو، ہم کو، سب کو بخش دے، سب کو معاف فرما، ہم سب کو اپنے فضلِ خاص
 سے نواز دے، ان کی قبروں کو اپنے انوارِ رحمت سے منور فرما، ان کے درجات بلند
 فرما، اور اولیاءِ انبیاء، رسل، خاص کر حضورِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیوض و
 برکات سے ہم کو اور سب کو بہرور فرما۔ وَمَنْ لِّلّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی خَلْقِہِمْ
 مُّعْتَدٍ ۙ اِلَیْہِ وَمَحِیْمٍ اَجْمَعِیْنَ یَرْحِمُکَ الْوَرٰحِیْمِیْنَ۔

مُبَارک راتوں کا ایک نہایت ضروری عمل

مبارک راتوں کے اعمال میں سب سے اہم و اعظم اور انتہائی ضروری و لازمی
 عمل یہ ہے کہ چھوٹی ہوئی فرض و واجب نمازوں کو ادا کرے۔

زندگی کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی تقضا کا طریقہ [اس مقام پر مجددِ اعظم
 امام احمد رضا قدس سرہ کا
 ایک فتویٰ پیش کرنا ہوں جس سے نہ صرف یہ کہ تقضائے عمری کا طریقہ معلوم ہوگا۔ بلکہ

تفصا کی آسانیاں اور ہر روز کی تفصا رکعتوں کی تعداد کا بھی علم ہوگا، اب آپ یہ قویٰ خود سے پڑھئے۔

تفصا ہر روز کی نماز کی فقط تیس رکعتوں کی ہوتی ہے۔ دو فرض فجر کے۔ چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء، تین وتر کے۔

تفصا میں یوں نیت کرنی ضروری ہے کہ، نیت کی میں نے پہلی فکر کی جو مجھ سے تفصا ہوئی یا پہلی طہر کی جو مجھ سے تفصا ہوئی۔ اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے۔ اور جس پر تفصا نمازیں بہت کثرت سے ہیں وہ آسانی کیلئے اگر ایسا بھی لو کرے تو جائز ہے (۱) ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کی جگہ صرف ایک بار کہے، ایک تخفیف، آسانی یہ ہوا (۲) دوسری تخفیف (آسانی) یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ تین بار کہہ کر رکوع میں چلے جائیں یہ تخفیف فقط فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ہے۔ ورتوں کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور ورت دونوں ضرور پڑھنی جائیں۔

(۳) تیسری تخفیف (آسانی) پچھلی التَّحِيَّاتُ کے بعد دونوں درودوں، اور دعا کی جگہ صرف اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ کہہ کر سلا پھیر دیں۔

(۴) چوتھی تخفیف ورتوں کی تیسری رکعت میں معافے موت کی جگہ اللَّهُ اکبر کہہ کر فقط ایک یا تین بار رَبِّ الْعَالَمِينَ کہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم منہاس ۱۶۲۱، ۱۶۲۲) خدائے پاک ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

بِجَاهِ حَبِيبِ النَّبِيِّ النَّذِيفِ الرَّحِيمِ، عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ أَفْضَلُ الصَّلَوةِ وَالسَّلَامِ۔